REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD.NO.P/GDP 3.

جلد ۳۳ — شمارہ ۱۰

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائب:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۳۰ روپے
ششماہی ۱۵ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۸۰ روپے
فی پرچہ ۷۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN-143516

۴ جمادی الثانی ۱۴۰۴ھ — ۸ امان ۱۳۶۳ ہش — ۸ مارچ ۱۹۸۴ء

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۴ امان (مارچ)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں مورخہ ۴/۳/۸۴ کو ربوہ سے قادیان تشریف لانے والے ایک مہمان کی زبانی ملنے والی تازہ اطلاع مظہر ہے کہ "حضور پر نور مورخہ ۲۵/۲۴ فروری کی درمیانی رات کراچی اور سندھ کے سفر سے بخیر و عافیت واپس ربوہ تشریف لے آئے ہیں"۔ الحمدللہ۔

احباب اپنے جان و دل سے عزیز آقا کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

قادیان ۴ امان (مارچ)۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں الفضل مجریہ ۲۲/۲/۸۴ کے ذریعہ موصولہ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ "نقاہت اور ضعف کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے"۔ حضرت سیدہ ممدوحہ کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے بھی احباب دعائیں جاری رکھیں۔

○ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمدللہ۔

جماعتِ احمدیہ شعائرِ اسلام کی خاطر ہر قربانی کے لئے تیار ہے

جب وقت آئے گا تو دنیا دیکھے گی کہ احمدی ہر جہاد میں سب سے آگے آگے ہیں

احباب بجماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان شعائر کی حفاظت فرمائے اور یہود کے بد ارادوں سے محفوظ رکھے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا مسجد اقصیٰ ربوہ میں ارشاد فرمودہ خطبۂ جمعہ

ربوہ ۳ تبلیغ (فروری)۔ امام جماعتِ احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ جماعتِ احمدیہ بیت المقدس میں واقع شعائرِ اسلام کی حفاظت کی خاطر ہر قربانی کرنے کے لئے تیار ہے۔ جب وقت آیا تو خدا تعالیٰ احمدیوں کو توفیق دے گا اور دنیا دیکھے گی کہ احمدی اس جہاد میں سب سے آگے آگے ہوں گے۔ ان خیالات کا اظہار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج یہاں مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ کے دوران فرمایا۔

حضور نے خطبہ ثانیہ میں فرمایا، عرب دنیا سے یہ پریشان کن خبر آئی ہے کہ کسی یہودی نے مسجد اقصیٰ کو بم سے اڑانے کی ذلیل اور کمینی حرکت کی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور وہ اپنے اس مذموم مقصد میں کامیاب نہیں ہوئے دیا۔ مسلمانوں کے مقدس مقامات کے بارے میں یہود کے نہایت خبیثانہ ارادے ہیں۔ ان کا ارادہ ہے کہ آہستہ آہستہ مسلمانوں کے مقدس مقامات کو تباہ کر دیا جائے۔ اور مسلمان انہیں بھول جائیں۔ پھر ان جگہوں پر یہود اپنے معابد تعمیر کریں۔

حضور نے فرمایا۔ مساجد نابود ہونے سے مسلمان تو نابود نہیں ہوں گے۔ مگر شعائر اللہ کا قوموں کی زندگی سے بڑا گہرا تعلق ہوتا ہے۔ اور شعائر اللہ کی بہت بڑی عظمت ہوتی ہے۔ اسی لئے نبی اکرم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بظاہر کپڑے کے بنے ہوئے جھنڈے کی حفاظت کی بہت تلقین فرمائی اور صحابہؓ نے اپنی جانیں قربان کر دیں مگر جھنڈے کو زمین پر نہ گرنے دیا۔ اس سلسلے میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جھنڈے کی حفاظت کا ایک ایمان افروز واقعہ سنایا۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ اگر یہود کو پتہ لگ جائے کہ مسلمان بوڑھے۔ بچے اور جوان سب اپنے شعائر کی حفاظت کے لئے کٹ مریں گے تو وہ مسلمانوں کے شعائر کی بے حرمتی کی جرأت نہ کر سکیں گے۔

حضور نے فرمایا۔ ہم بھی اپنے ان شعائر کی حفاظت کے لئے حاضر ہیں۔ ان مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت کی خاطر جماعتِ احمدیہ ہر قربانی کے لئے تیار ہے۔

یہ ہے وہ جہاد جو قرآن کریم نے بیان کیا ہے اور اس جہاد میں جماعتِ احمدیہ بڑھ چڑھ کر حصہ لے گی۔

حضور نے احبابِ جماعتِ احمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اگر فی الحال آپ کو اس جہاد میں حصہ لینے کا موقع نہیں دیا جاتا اور آپ کے ساتھ فی الحال نفرتیں کی جا رہی ہیں تو آپ یہاں بیٹھ کر دعا کے جہاد میں تو شامل ہو سکتے ہیں۔ جنگِ بدر بھی تو اسی خیمے میں جیتی گئی تھی جس میں بیٹھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی تھی۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مقبول دعا ہی کا اثر تھا کہ میدانِ جنگ میں صحابہؓ کو عظیم الشان فتح نصیب ہوئی۔ اس لئے بیت المقدس کے شعائر اللہ کی حفاظت کے لئے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ ان مقاماتِ مقدسہ کی حفاظت فرمائے اور یہود کے بد ارادوں سے محفوظ رکھے۔ جب وقت آئے گا اور خدا تعالیٰ توفیق دے گا تو انشاء اللہ دنیا دیکھے گی، احمدی ہر جہاد میں سب دنیا سے آگے آگے ہوں گے۔

(الفضل ۵ فروری ۱۹۸۴ء)

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم!

درج ذیل لجنات اماء اللہ بھارت کی طرف سے جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے شایانِ شان طریق پر انعقاد کئے جانے سے متعلق خوشکن رپورٹیں موصول ہوئی ہیں۔ بوجہ عدمِ گنجائش ادارہ ان کی اشاعت سے معذرت خواہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام لجنات کے اخلاص میں برکت عطا کرے اور ان کی مساعی کو بپایۂ قبولیت جگہ عطا فرمائے۔ آمین — (ایڈیٹر)

لجنہ اماء اللہ یادگیر۔ لجنہ اماء اللہ حیدرآباد۔ لجنہ اماء اللہ کیرنگ۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش:- عبدالرحیم و عبدالرؤف، مالکان حمید ساری مارٹ۔ صالح پور۔ کٹک (اڑیسہ)

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۸ امان ۱۳۶۳ ہش

مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی تعمیری، تربیتی اور رفاہی سرگرمیوں کا مرکز
ایوانِ خدمت

مجلسِ خدام الاحمدیہ، نونہالانِ احمدیت کی اس فعال اور سرگرم ذیلی تنظیم کا نام ہے جسے شعائرِ اسلام کی حفاظت، شخصی کردار کی تعمیر اور بنی نوعِ انسان کی بے لوث خدمت کے لئے سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے ۱۹۳۹ء میں قائم فرمایا تھا۔ اور آج جبکہ اس مجلس کو معرضِ وجود میں آئے بمشکل تمام ۴۴ کا عرصہ ہوا ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی تائید و نصرت سے اس کا دائرہ کار عالمگیر وسعت اختیار کر چکا ہے۔

تقسیمِ ملک کے مخدوش اور نامساعد حالات نے جہاں انسانی زندگی کے ہر شعبہ کو متاثر کیا وہاں مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی تعمیری، تربیتی اور رفاہی سرگرمیوں میں بھی عارضی تعطل پیدا ہونا لازمی تھا۔ مگر جیسے ہی حالات سازگار ہوئے نوجوانانِ احمدیت کی تنظیم اپنی اپنی جگہ پھر سرگرمِ عمل ہو گئی۔ ملک کے طول و عرض میں بکھری ہوئی مجالس اور ان کی کارکردگی کو باقاعدہ ایک مرکزی نظام کے تابع کر کے انہیں اور بھی زیادہ فعال اور چوکس بنانے کے لئے حضورؓ نے ستمبر ۱۹۶۱ء میں صدر مرکزیہ بھارت کا عہدہ منظور فرمایا۔ جس کے مطابق محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مدظلہ العالی مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کے پہلے صدر مقرر ہوئے اور صدر انجمن احمدیہ قادیان سے ایک کمرہ عاریۃً حاصل کر کے مجلس کا مرکزی دفتر قائم کر دیا گیا۔ جو حسبِ ضرورت ایک سے دوسری جگہ منتقل کیا جاتا رہا۔ تاہم مجالس کی تعداد اور سرگرمیوں میں روز افزوں اضافہ کے باعث ہر جگہ اپنی وسعت کے باوجود تنگ ہو جاتی رہی۔ اور یہ ضرورت شدت سے محسوس ہونے لگی کہ مجلسِ مرکزیہ کی اپنی ایک مستقل عمارت ہو جس میں اس کی تمام دفتری ضروریات پوری ہو سکیں۔

مستقل اور فوری نوعیت کی حامل اس اہم جماعتی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ، دفتر مجلسِ مقامی، ریڈنگ روم، اسمبلی ہال اور برآمدے پر مشتمل ایک موزوں عمارت کا ابتدائی خاکہ، اس پر ہونے والے اخراجات کا تخمینہ اور اس غرض کے لئے فراہمی رقم کا ایک جامع منصوبہ تیار کر کے صدر انجمن احمدیہ میں پیش کر دیا گیا۔ جسے شرفِ منظوری عطا کرتے ہوئے صدر انجمن احمدیہ نے اپنی طرف سے ایک موزوں اور باموقعہ قطعۂ زمین بھی مرحمت فرما دیا۔ انجمن کی طرف سے اصولی منظوری حاصل ہونے کے بعد آرکیٹیکٹ سے عمارت کا معین نقشہ تیار کروا کر بغرض حصولِ راہنمائی و دعا سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پیش کئے جانے پر حضور پُرنور نے ازراہِ شفقت خدام کی حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے نہ صرف اس تعمیری منصوبہ کی منظوری عطا فرمائی بلکہ مکتوبِ گرامی محررہ ۱۳/۸/۸۳ میں ان مبارک دعائیہ کلمات سے بھی نوازا کہ :-

"اللہ تعالیٰ خدام کو بلڈنگ خدام الاحمدیہ کی تعمیر و تکمیل کی توفیق عطا فرمائے اور اپنے فضل و کرم سے اس منصوبہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے مبارک ہو۔ آمین"

اسی کے ساتھ مجلسِ مرکزیہ کی ایک اور درخواست کو شرفِ قبولیت عطا کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جہاں اپنے قلمِ مبارک سے عمارت کا نام **"ایوان خدمت"** تجویز فرمایا وہاں مورخہ ۱۲/۸/۸۴ کے رقم فرمودہ گرامی نامہ میں اس عظیم منصوبہ کی تکمیل کے لئے دامے، درمے اور سخنے بھرپور تعاون دینے والے خدام اور مخلصینِ جماعت کے حق میں یہ دعائے خیر بھی فرمائی کہ :-

"خداوندِ کریم اس کارِ خیر میں حصہ لینے والوں کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور خدام الاحمدیہ کو بلڈنگ خدام الاحمدیہ کے مکمل کرنے کی توفیق بخشے اور برکت ڈالے۔ آمین"

پیارے آقا کی ان مشفقانہ دعاؤں کے طفیل اللہ تعالیٰ کے فضل ——— اور اس کی تائید و نصرت پر بھروسہ رکھتے ہوئے ۲۵ مئی ۱۹۸۳ء کو "ایوانِ خدمت" کا سنگِ بنیاد رکھ دیا گیا اور اس تعمیری منصوبہ کو دو سال کے عرصہ میں پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے وعدہ جات کی صدفی صد ادائیگی کی آخری حد اکتوبر ۱۹۸۴ء مقرر کی گئی۔ جس کے ختم ہونے میں اب صرف چھ ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ مگر وصولی کی رفتار تدریج کے مطابق نہ ہونے کی وجہ سے تعمیر کا کام ہنوز ابتدائی مراحل میں ہے۔ جبکہ عمارت میں مزید گنجائش پیدا کرنے کے لئے اسے ۱۴ فٹ کی بجائے ۱۹ فٹ اونچا اٹھانے اور اسمبلی ہال کے تینوں اطراف میں خوبصورت اور کشادہ گیلری کا اضافہ بھی مدِ نظر ہے۔ جس پر اصل تخمینہ اخراجات (دو لاکھ اسی ہزار روپے) سے کم از کم ستر ہزار روپیہ زائد خرچ ہونے کا اندازہ ہے۔ ادھر مجلسِ مرکزیہ کی روز افزوں دفتری ضروریات بار بار تقاضا کر رہی ہیں کہ عمارت کو جلد از جلد مکمل کیا جائے۔ اندریں حالات مجلسِ مرکزیہ ماہِ رواں کے آخر تک ہندوستان کی کم و بیش تمام جماعتوں میں اپنے نمائندگان کے دوروں کا پروگرام مرتب کر رہی ہے۔ جس سے قائدینِ مجالس، عہدیدارانِ جماعت، مبلغین و معلمین کرام، معاونینِ خاص اور اراکینِ مجلس کو بہت جلد آگاہ کیا جا رہا ہے۔ امیدِ واثق ہے کہ خدام الاحمدیہ جو عزم و استقلال اور قربانی و ایثار کے ہر میدان میں ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں۔ اپنی شاندار روایات کے مطابق اس موقعہ پر بھی روحِ مسابقت کا مظاہرہ کریں گے۔ اور اپنے تعمیری، تربیتی اور رفاہی سرگرمیوں کے مرکز "ایوانِ خدمت" کو جلد از جلد پایۂ تکمیل تک پہنچا کر پیارے آقا سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس مشفقانہ دعا سے وافر حصہ پائیں گے کہ :-

"خداوندِ کریم اس کارِ خیر میں حصہ لینے والوں کو اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین"

خورشید احمد انور

بدر کی اعانت و توسیعِ اشاعت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ بابرکت تحریک "داعی الی اللہ" کے مقاصد کو پورا کرتی ہے

وَقُل لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ

حالِ دل اپنا کہوں، میرا یہ دستور نہیں
درد کی فریاد ہو، مجھ کو یہ منظور نہیں

صبر و تسلیم و رضا کی دولتِ بے انتہا
جس کو مل جائے وہ مسرور ہے مقہور نہیں

کیوں لگائے دل کوئی بستانِ سرائے دہر سے
کوئی گل بھی دائمی خوشبو سے معمور نہیں

جادۂ حق سے بھٹک جاتے ہیں کیوں اہلِ خرد
روزِ روشن ہے یہ کوئی شبِ دیجور نہیں

مہدئ حق با براہیں آ گئے ہیں وقت پر
اس میں ابہام نہیں، کذب نہیں، زور نہیں

چھٹ چکیں تاریکیاں، صبحِ مسرت آ گئی
سب نشاں پورے ہوئے، اب عذر معذور نہیں

زہر آلود ہے دیکھو مغربیت کی ہوا
جس کو لگ جائے وہ شاداں نہیں مسرور نہیں

مرد و زن کیوں ہو رہے ہیں مغربیت کے شکار
آگہی دینا ہے لازم گو ہیں مامور نہیں

عادتِ غضِ بصر کو جو سمجھتی ہے گراں
کس قدر بھی خوب ہو، جنت کی وہ حور نہیں

حکم ہے غضِ بصر کا مرد و زن کو دائماً
لیک صد افسوس ہے یہ بات مشہور نہیں

برقِ مغرب سے ہلاکت میں پڑے گا وہ غبی
جو ردائے اتقا سے خوب مستور نہیں

سید کونین پہ ہوں رات دن لاکھوں سلام
آپ کے اسوہ کا منکر کبھی منصور نہیں

مہدئ موعود ہیں احمدؐ نبی کے ہی غلام
آپ سے بے اعتنائی فعلِ مبرور نہیں!

★ محتاجِ دعا:- خاکسار عبدالرحیم راٹھور

خطبہ جمعہ

بظاہر بے ضرر رسمیں جب حد سے بڑھتی ہیں تو گردنوں کا طوق بن جاتی ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک عظیم الشان احسان یہ ہے کہ آپؐ نے گردنوں کو اس طوق سے بھی آزاد کرایا

جماعت احمدیہ کا فرض ہے کہ بد رسوم کے خلاف جہاد کرے نہ صرف خود ان سے بچے بلکہ دوسروں کو بھی بچائے

تبلیغ کرنے والی قوموں کو یہ گر ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ جنہوں نے ان کا جزو بدن بننا ہے انہیں پہلے ہی برائیوں سے روکا جائے

فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۱۶ ر فتح ۱۳۶۲ ہش مطابق ۱۶ ر دسمبر ۱۹۸۳ء۔ بمقام مسجد اقصیٰ۔ ربوہ

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۂ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے درج ذیل آیت قرآنی تلاوت فرمائی :-

"اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ٘ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَیُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ وَیَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ١ؕ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَعَزَّرُوْهُ وَنَصَرُوْهُ وَاتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ١ۙ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۠"

(الاعراف آیت : ۱۵۸)

اور پھر فرمایا :-

اس آیت کریمہ میں جس کی میں نے تلاوت کی ہے آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان عظیم احسانات کا ذکر فرمایا گیا ہے جو آپؐ نے تمام دنیا پر اور ہر زمانہ کے انسان پر قیامت تک کے لئے فرمائے۔ گو ہر نبی اپنی قوم کے لئے محسن کے طور پر ہوتا ہے لیکن وہ محدود زمانہ پاتا ہے۔ اور محدود لوگوں پر احسان کرتا ہے۔ مگر یہ ایک ہی نبی ہے، جس کا احسان جغرافیائی وسعتوں میں بھی پھیل گیا۔ اور لامحدود ہو گیا۔ اور سارے عالم کو اس نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ اور زمانی وسعتوں بھی حاوی ہو گیا۔ مستقبل پر تو ہے ہی بعض پہلوؤں سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احسان ماضی پر بھی ممتد ہو گیا کیونکہ

آپؐ وجہ تخلیق کائنات تھے

اس لئے جو مقصود ہے اس کا اول و آخر تمام حالتوں پر ایک احسان ہوتا ہے۔ آپؐ کے کچھ احسانات تو ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ بنی نوع انسان تک از خود پہنچ رہے ہیں۔ اور کچھ احسانات ایسے ہیں جن میں بنی نوع انسان پر کچھ ذمہ داریاں عائد کی گئی ہیں کہ اگر وہ آگے بڑھیں گے، ہاتھ بڑھائیں گے تو اس پھل کو پائیں گے جو ان کے لئے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کامل اور نہایت شیریں اور مکمل حالت میں پیدا فرمایا ہے۔ اور اگر وہ ہاتھ نہیں بڑھائیں گے تو اپنا نقصان کریں گے۔

یہ احسانات جن کا ان آیات میں ذکر ہے جن کی میں نے تلاوت کی ہے یہ دوسری قسم سے تعلق رکھتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کچھ ذمہ داریاں ادا فرمائیں ان میں جو آپؐ کے ساتھ تعاون کرے گا، جو آپؐ کی مدد کرے گا ان سے متعلق قرآن کریم فرماتا ہے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ [۱] کہ صرف انہی لوگوں تک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فیض پہنچے گا۔ اور وہی فلاح پائیں گے۔ اور جو اعراض کریں گے اور ان سے فائدہ نہیں اٹھائیں گے۔ وہ ان ذمہ داریوں میں اسی حد تک ناکام و نامراد رہیں گے جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ ہم تک پہنچیں۔ ان میں سے کچھ تو واضح طور پر حلال اور حرام سے تعلق رکھتی ہیں۔ حلال بھی بیّن اور نمایاں ہے اور حرام بھی بیّن اور نمایاں ہے۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ کے حکم کے ساتھ ہر وہ چیز جو بنی نوع انسان کے لئے فائدہ مند تھی وہ حلال کر دی۔ اور ہر وہ چیز جو اپنے اندر گندگی کا پہلو رکھتی تھی اسے حرام فرما دیا۔

حلال کے ساتھ طیّب کی شرط

بتاتی ہے کہ آپؐ کی شریعت کا قدم پہلی شریعتوں سے آگے ہے، ان سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے کبھی کسی شریعت نے حلال کے ساتھ طیّب کی شرط نہیں لگائی تھی۔ آپ بے شک مختلف شرائع کا مطالعہ کریں، مختلف الٰہی کتب کو غور سے پڑھیں، قرآن کریم کے سوا کوئی ایسی کتاب نہیں جو حلال اور حرام کو اس طرح کھول کر اور بعض صفات کے ساتھ باندھ کر بیان کرتی ہے۔ اور طیّب کو حلال کے ساتھ اکٹھا کر دینا یہ بتاتا ہے کہ امت محمدیہ کو صرف حلال چیزوں کی تعلیم نہیں دی گئی بلکہ حلال میں سے بھی طیّب چیزوں کی تعلیم دی گئی ہے کہ انہیں اختیار کرو۔ اسی طرح صرف وہی باتیں حرام کی گئی ہیں جن میں خبث کا پہلو ہے۔

ان دو باتوں سے ایک طبعی اور عقلی نتیجہ نکلتا ہے کہ کوئی شخص حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے یا نہ لائے، اگر کوئی شخص اچھی چیزوں کو حلال کر رہا ہو اور بری چیزوں کو حرام کر رہا ہو تو جو اس کی بات نہیں مانے گا وہ لازماً اپنا نقصان اٹھائے گا جس کا

[۱] سورۃ البقرہ آیۃ ۶۔

"تمہارے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے بن جاؤ"
(کشتی نوحؑ)
پیشکش :- گلوب ربر مینوفیکچررز ۳۴ رابندرا سرانی۔ کلکتہ ۔ ۷۰۰۰۷۳
فون :- 27-0441
گرام :- "GLOBEXPORT"

مطلب یہ ہے (شریعت محمدیہ کے کامل ہونے کا ایک یہ بھی پہلو ہے) کہ خواہ کتنا ہی بڑا معاند ہو، مخالف ہو، آپ کو مفتری گردانے (نعوذ باللہ من ذالک) لیکن تعلیم ایسی ہے جو اپنی قوت اور زور سے منوا سکتی ہے۔ جو لوگ اس تعلیم سے منحرف ہوں گے، جو حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کو نظر انداز کرتے ہوئے آپ کے بیان فرمودہ حرام پر منہ ماریں گے وہ اپنا نقصان خود کریں گے۔ کیونکہ خبیث چیز از خود نقصان کرتی ہے۔ مثلاً کوئی زہر کھائے اور فخر سے کہے کہ فلاں شخص نے کہا تھا کہ

زہر نہ کھاؤ

میں اس سے نہیں مانتا اس لئے میں کھاؤں گا۔ تو اس کا یہی نتیجہ نکلے گا کہ زہر اُسے نقصان پہنچائے گا۔ پس اگر کسی سے فائدہ کی بات کہی جائے مگر وہ فخر سے یہ کہے کہ میں نہیں مانوں گا تم کیا لگتے ہو یہ باتیں مجھ سے کہنے والے، تو لازماً وہ اپنا نقصان کرے گا۔ پس اس آیت میں شریعت کی حکمتیں بھی بیان فرمادی گئی ہیں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زبان سے انکار بھی کرو تب بھی تمہیں اختیار نہیں کہ ان کے حکم سے باہر جاؤ۔ جب باہر جاؤ گے سزا پاؤ گے۔ جب ایسے اعمال کرو گے جن کی اجازت حضور اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہ دی ہو تو تمہیں نقصان پہنچے گا۔

اس آیت کریمہ کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ حرام اور حلال بیان فرمانے کے بعد وَيَضَعُ عَنْهُمْ إِصْرَهُمْ وَالْأَغْلَالَ الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهِمْ ایک تیسری چیز بیان فرمائی کہ وہ اُن کے بوجھ اُتارتا ہے۔ اور اُن کی گردنوں سے ایسے طوق اُتارتا ہے جنہوں نے انہیں باندھ رکھا تھا۔ اس سے مراد حلال اور حرام کے مابین وہ عادتیں ہیں جو قوموں پر بوجھ بن جایا کرتی ہیں۔ اور اُن کی ترقی کی رفتار کو مدھم کر دیا کرتی ہیں۔ اور بعض دفعہ اتنے بڑے بوجھ بن جایا کرتی ہیں کہ اُن کی آزادیاں ختم ہو جاتی ہیں۔ وہ رسم و رواج کے غلام بن کر رہ جایا کرتے ہیں۔ اس لئے یہ

بد رسوم کے خلاف جہاد کا اعلان

ہے جس میں یہ اعلان ہو رہا ہے کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صرف حلال اور طیب کی اجازت نہیں دے رہے، وہ صرف خبیث اور حرام سے منع نہیں فرما رہے۔ بلکہ ان دونوں کے درمیان کچھ ایسی باتیں بھی تم پاؤ گے کہ فی ذاتہ نہ اُن کا خبث نظر آئے گا نہ کوئی خاص طیب بات اُن میں دیکھو گے۔ یہ درمیان کی سرزمین ایسی ہے جس میں بھی تمہارے لئے بعض باتیں مصیبت کا موجب بن سکتی ہیں۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہیں ایسے رسم و رواج سے بھی روکیں گے اور … اور دیگر ایسی عادات سے بھی روکیں گے اور روک رہے ہیں کہ … گردنوں کا طوق ثابت ہو سکتی ہیں۔

اس بات کی روشنی میں میں جماعت کو یہ توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہم پر لازم ہے کہ … رسم و رواج کے خلاف آواز بلند کرتے رہیں "رسم و رواج" کا مضمون جیسا کہ میں نے بیان کیا

اس آیت کی روشنی میں

… اپنے اندر رکھتا ہے۔ بعض چیزیں جائز ہوتی ہیں۔ لیکن بعض حالتوں میں جاکر وہ ناجائز بن جاتی ہیں۔ یعنی جب وہ قوم پر بوجھ بن جائیں۔

اس آیت میں رسم و رواج کی فلاسفی بیان فرمادی گئی ہے۔ اور بہت سے ایسے مسائل … ہیں جو کم نظر اور کم فہم انسان کو ویسے بھی سمجھ نہیں آتے۔ مثلاً جماعت میں ایک وقت تک یہ کھلی اجازت تھی کہ بیاہ شادی کے موقع پر جب بچی کو رخصت کیا جاتا ہے تو مہمانوں کی چائے سے تواضع کی جائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی جب حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحبؓ کا نکاح ہوا تو … پر چھوہارے بھی تقسیم کیں اور چائے سے بھی مہمانوں کی تواضع فرمائی۔ تو یہ بات ایک وقت تک جماعت میں رائج رہی۔ پھر ایک وقت ایسا آیا کہ مصلح موعودؓ نے … منع فرما دیا کہ تم نے آئندہ سے بچیوں کو رخصت کرتے وقت کوئی تواضع نہیں کرنی۔ تم … لوگ چونکہ اسلام کے حلال و حرام کو تو شاید سمجھتے ہوں لیکن ان درمیانی چیزوں کو نہیں سمجھتے۔ ان بوجھوں کو نہیں سمجھتے جنہیں دور کرنے کے لئے حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے تھے۔ وہ حیران ہوتے ہیں کہ ایک ہی چیز ہے، ایک ہی جماعت ہے، ایک ہی خلیفہ ہے، اس کی زندگی کے، اس کی خلافت کے ایک دور میں کوئی چیز حلال ہے اور دوسرے دور میں حرام ہو جاتی ہے۔ یہ کیسی عجیب بات ہے۔ تو

اصل بات یہ ہے

کہ اگر کوئی چیز حلال بھی ہو اور طیب بھی ہو مگر جب وہ قوم پر بوجھ بننے لگتی ہے تو بوجھ بننے کی وجہ سے اسے اُتارا جاتا ہے۔ یہ تو ضروری نہیں کہ کوئی زائد بوجھ انسان پر ہو۔ اگر آپ نے اپنا سامان اُٹھایا ہوا ہو تو کون کہہ سکتا ہے کہ آپ نے کوئی ناجائز چیز اُٹھائی ہوئی ہے۔ لیکن اگر منزل سے پیچھے رہ رہے ہوں یا یہ خطرہ ہو کہ آپ منزل تک نہیں پہنچ سکیں گے تو آپ اپنی جائز ضرورت کی چیزوں کو بھی اُتار پھینکنے لگ جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض صورتوں میں جب وہ چیزیں بوجھ بن جائیں تو انسانی قربانی بھی دینی پڑتی ہے۔ بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب طوفان آئے تو قرعے ڈالے جاتے ہیں کہ کشتی سے کس کو باہر پھینکا جائے تاکہ باقی لوگ بچ سکیں۔ چنانچہ حضرت یونس علیہ السلام کے متعلق یہی واقعہ بیان ہوا ہے کہ وہ جس بحری بیڑے (کشتی) میں سوار تھے۔ کشتی کو خطرہ درپیش ہوا تو انہوں نے قرعہ ڈالا کہ اس بوجھ کو ہلکا کرنے کے لئے کیا تدبیر کی جائے۔ کسے باہر نکالا جائے تو الٰہی مشیت کے مطابق حضرت یونسؑ کا قرعہ نکل آیا۔ تو اب دیکھئے یہاں حلال اور حرام کی بحث نہیں ہے، بحث یہ ہے کہ آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں جس شخص کا بھی فرض ہوگا کہ وہ قوم کو بوجھوں سے نجات دے۔ انہیں غیر معمولی مصیبتوں سے بچائے اور یہ دیکھے کہ اُن کا کوئی فعل اور کوئی عادت ترقی کی راہ میں حائل تو نہیں ہو رہی، اُسے اس کا حق ہی نہیں بلکہ اس کا فرض ہے کہ انہیں ان باتوں سے روکے۔ پس حضرت مصلح موعودؓ نے جب یہ فعل کیا تو پہلے اجازت دینا بھی جائز تھا، پھر روکنا بھی جائز تھا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل غلامی میں

آپ کے کاموں کو سمجھ کر آپ کے احکامات کی حکمتوں کو خوب جان کر آپ نے یہ فعل کیا۔ اب بھی بعض لوگ مجھ سے یہ سوال کرتے ہیں کہ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ کیونکہ مختلف جگہوں پر یہ سوال ہوئے، اس لئے مجھے یہ خیال آیا کہ آج آپ کے سامنے اس معاملہ میں بھی تھوڑی سی وضاحت کر دوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ شادی اور بیاہ، غمی اور غم میں ایک فرق ہے۔ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ شادی بیاہ کے موقع پر بھی آپ اسی طرح، اسی طرز سے اپنے غم کو منائیں جس طرح بیاہ شادی کے وقت خوشی کو مناتے ہیں۔ خوشی انسان کو طبعاً دعوتوں پر بھی آمادہ کرتی ہے، خوشی طبعی طور پر مٹھائی تقسیم کرنے کے ساتھ ایک تعلق رکھتی ہے۔ دل چاہتا ہے کہ ہم اپنی خوشی میں دوسروں کو بھی شریک کریں۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ خوشی کے طبعی اظہار سے ممانعت نہیں۔ لیکن جب یہ رسمیں بن جائیں، قوم پر بوجھ بن جائیں تو پھر انہیں منع کیا جائے گا۔ آپؑ نے فرمایا کہ نیتوں پر دار و مدار ہوتا ہے۔ بعض دفعہ بے تکلفی سے بعض باتیں خود بخود رونما ہو رہی ہوتی ہیں۔ اور پھر آہستہ آہستہ رسم کی شکل اختیار کر جاتی ہیں۔ اور انہیں اُن کے کرنے پر غیر اللہ کا خوف مجبور کر دیتا ہے۔ چنانچہ اس مقام پر نہ صرف وہ منع ہو جاتی ہیں، بلکہ شرک میں داخل ہونے لگتی ہیں۔ یہ اُس وقت کے امام کا فرض ہے کہ وہ قوم کو لازماً اُن چیزوں سے روک دے۔

چنانچہ بیاہ شادی کے موقعہ پر جو خاطر مدارات سے روکا گیا، اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ بعض لوگ غریب ہیں جن میں طاقت نہیں ہے۔ بعض لوگ امیر ہیں جن میں طاقت ہے۔ اگر وہ طاقت کے اندر رہیں اور اسراف نہ کریں تو خاطر مدارات کرنا ناجائز نہیں ہے۔ لیکن اگر امیروں کی اس عادت کی بناء پر ایک ایسی رسم چل پڑے کہ غریب اپنے آپ کو مجبور سمجھے کہ لازماً میں نے خاطر مدارات کرنی ہے ورنہ میری ناک کٹ جائے گی۔ اور اپنے آپ کو پابند سمجھنے لگے تو اس کا یہ فعل ایک طبعی حالت کے نتیجہ میں نہیں ہے بلکہ

طبعی حالت کے خلاف

ہے۔ ان اُمور کا فیصلہ کرنے کے لئے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی صفت جو ہمیشہ ہمارے لئے راہنما بنی رہے گی۔ اور جس سے متعلق قرآن کریم نے کہا کہ لوگوں کو اچھی طرح بتا دو کہ وَ مَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ [1] کہ اگر تم مجھے سمجھنا چاہتے ہو تو یہ دیکھ لو کہ مَیں متکلف نہیں ہوں۔ مجھ سے طبعی حالتیں ظاہر ہوتی ہیں اور کسی غیر کی طاقت، جبر، دباؤ یا غیر اللہ کے کسی خوف سے میری ان طبعی حالتوں میں تم کوئی تبدیلی نہیں دیکھو گے۔

پس اگر جماعت میں یہ بات اسی طرح جاری رہتی کہ جو غریب ہے وہ اپنی توفیق کے مطابق کچھ خرچ کرتا یا نہ کرتا اس کی عزتِ نفس پر فرق نہ پڑتا۔ غیر اللہ کا خوف اُسے اپنی طاقت سے بڑھ کر خرچ کرنے پر مجبور نہ کرتا تو غالباً اس حکم کی ضرورت نہ رہتی۔ یہ بھی ممکن تھا کہ اگر امراء اسراف کرنے لگ جاتے نام ونمود اور نمائش کی خاطر خرچ کرنے لگ جاتے تو اس وجہ سے انہیں بھی روکا جاتا۔ چنانچہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان غریبوں کی وجہ سے جو مجبور ہو کر ایک غلط کام میں مبتلا ہو رہے ہیں اور غلط بوجھ اُٹھانے لگ گئے ہیں مَیں نے

ساری جماعت کو حکم دیا ہے

کہ جن کو طاقت بھی ہے وہ بھی اپنے کمزور بھائیوں کی خاطر رُک جائیں اور ان کی عزتِ نفس کا خیال کریں۔ تو ان کا رُکنا ان کے لئے ثواب کا موجب ہوگا کیونکہ اُن کے اس فعل سے غریبوں کو حوصلہ ہوگا۔ وہ سمجھیں گے کہ یہ کوئی ضروری بات تو تھی نہیں۔ امیر بھی نہیں کر رہے ہم بھی نہیں کر رہے۔ تو اس سے بہت سے ایسے مستفید ہیں جن سے انہیں نجات ملے گی۔ وہ اپنی بچی کو جو کچھ دینا چاہتے ہیں انہیں توفیق ملے گی کہ بجائے لوگوں کو چائے پلانے کے ایک دو جوڑے کپڑوں کے بچی کو دے دیں۔ یہ طریق بنیادی طور پر آج تک اسی طرح جاری ہے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ رفتہ رفتہ اس میں کچھ نرمی پیدا ہوئی ہے۔ اور خلفاء نے مختلف اوقات میں کچھ نرمی کی ہے۔ مثلاً پانی پیش کر دینا۔ پان پیش کر دینا یا صرف مٹھائی (خشک مٹھائی کے طور پر) پیش کر دینا۔ لوگوں کو باقاعدہ کھانے کی میز پر نہیں بٹھاتے بلکہ وہیں بیٹھے بیٹھے دُعا کے ساتھ کچھ چیزیں پیش کر دی جاتی ہیں۔ اس حد تک تو اس پر درست کوئی حرج نہیں ہے۔ لیکن عموماً جب اجازتیں دی جاتی ہیں یا بعض باتوں سے صرفِ نظر کیا جاتا ہے تو یہ خطرہ ہوتا ہے کہ پھر لوگ آگے قدم بڑھاتے ہیں۔ اور رفتہ رفتہ سرک کر پھر اس مقام تک پہنچنے لگ جاتے ہیں کہ ان کے نتیجہ میں پھر باقیوں کو بھی اس سہولت سے محروم کرنا پڑتا ہے۔

مَیں جماعت کو یہ سمجھانا چاہتا ہُوں

کہ ایسی بات نہ کریں اور خواہ مخواہ معاملات کو اس حد تک آگے نہ بڑھائیں کہ یوں محسوس ہو کہ وہ رسم بن چکی ہے۔ اور جماعت پر بوجھ بن گیا ہے۔ اور پھر وہی مصیبت غریبوں پر آپڑتی ہے جس سے انہیں بچایا گیا تھا۔ تو معروف کی حد تک محض خوشی کے اظہار کے لئے اس قسم کی کچھ خاطر مدارات ہو جائے تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

چند دن ہوئے ایک شادی کے موقعہ پر ایک صاحب تشریف لائے اور کہا کہ کوکا کولا کی تو اجازت ہے جبکہ اس سے چائے کی پیالی سستی پڑتی ہے۔ اس لئے چائے کی اجازت نہ ہونے کی مجھے سمجھ نہیں آرہی۔ جب سردیاں آگئی ہیں تو چائے کی اجازت ملنی چاہیئے۔ مَیں نے کہا کہ اگر چائے کی اجازت ملے گی تو پھر اس کے لوازمات کی بات شروع ہو جائے گی۔ اہتمام کیا جائے گا۔ پھر میزیں لگائی جائیں گی۔ پھر کرسیاں اور ان کے لئے سائبان۔ یہ سارے اخراجات جو چائے کے ساتھ لازم ہیں، یہ کوکا کولا کے ساتھ تو لازم نہیں۔ اور پھر مٹھائی بھی ساتھ آجائے گی کہ جب مٹھائی کی، بغیر چائے کے اجازت تھی تو چائے کے ساتھ اجازت کیوں نہیں۔

پس یہ چیزیں ایسی ہیں جو رفتہ رفتہ جڑ پکڑتی چلی جاتی ہیں۔ اور اُن کا حال اس اونٹ والا ہو جاتا ہے جس نے اپنے مالک کو خیمہ سے نکال دیا تھا۔ سردیوں کا زمانہ تھا۔ بڑی سردی پڑتی ہے۔ صحرا میں جتنی گرمی پڑتی ہے اتنی ہی سردی بھی پڑا کرتی ہے تو کہانی کے مطابق بے چارہ اونٹ (اس وقت تک تو وہ بے چارہ تھا پھر مالک بے چارہ ہو گیا)۔ اونٹ نے بڑے ادب سے مالک سے درخواست کی کہ مَیں تو خیمے سے باہر سردی سے مرا جا رہا ہوں اور تم اندر گرمی میں آرام کر رہے ہو۔ اجازت ہو تو مَیں تھوڑا سا سر اندر داخل کر دوں۔ مالک نے کہا اتنی تو جگہ ہے سر داخل کر لو۔ پھر تھوڑی دیر کے بعد اس نے کہا کہ سردی کچھ بڑھ گئی ہے تو اگر گردن بھی ساتھ آجائے تو کیا حرج ہے۔ مالک نے کہا ٹھیک ہے۔ گردن کی بھی اجازت ہے۔ پھر اس نے کہا کہ دیکھو میری چار ٹانگیں ہیں ان میں سے اگلی دو کو اندر داخل کرنا چاہتا ہوں۔ کیونکہ ساری ٹانگیں تو ٹھنڈی نہیں ہونی چاہئیں۔ تو اس نے کہا چلو ٹھیک ہے اور پھر خود سکڑ کر ایک طرف ہو گیا۔ کچھ دیر کے بعد اونٹ نے کہا کہ اب مجھ میں صبر کی طاقت باقی نہیں رہی۔ اب بقیہ رات تم باہر نکلو اور مَیں اندر آؤں گا۔ تو بعینہٖ اسی طرح رسم و رواج داخل ہوتے ہیں۔ پھر کسی ایک مقام پر اگر چھوٹے سے حصّے کو آپ کہیں کہ یہ ناجائز ہو گیا ہے تو یہ درست نہیں ہوتا۔ قوم کی حالت پر تو عمومی نگاہ رکھنی پڑتی ہے۔ ورنہ کسی ایک مقام پر وہ تنکا آہی جاتا ہے کہ پھر جس کے بوجھ سے کمر ٹوٹنے لگتی ہے۔ اس لئے ان چھوٹی چھوٹی چیزوں پر نگاہ رکھ کر روکنا پڑتا ہے۔ پس

یہ اُصول پیشِ نظر رہنا چاہیئے

کہ ان چیزوں میں جو حلال اور حرام کی بیّنات میں داخل نہیں ہیں۔ اُن کی آگے پھر قسمیں ہیں۔ ان میں کچھ ایسی ہیں جو بعض حالات میں جائز اور بعض حالات میں ناجائز ہو جاتی ہیں۔ اس وقت مَیں اس قسم سے متعلق بات کر رہا ہوں۔ ایسی باتوں سے پرہیز کریں جو بعض حالات میں جائز بھی ہوتی ہیں لیکن اگر ان میں آپ زیادتی کر جائیں تو ناجائز ہو جاتی ہیں۔ اور اگر مزید زیادتی کریں تو وہی چیزیں شیطنت کہلاتی ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم نے وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا [1] کہہ کر تبذیر کرنے والوں۔ حد سے زیادہ فضول خرچی کرنے والوں کو شیطان کا بھائی، شیطان کا ساتھی قرار دیا۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ احکامات میں اتنی واضح تقسیمیں نہیں ہیں کہ ایک چیز اچانک حرام اور اچانک حلال ہو جاتی ہے۔ بعض ایسی بھی جگہیں ہیں جہاں حلال چیز حرام اور حرام چیز حلال ہو جاتی ہے۔ مثلاً مرتے ہوئے کے لئے سؤر کھانا۔ یہ اس کے برعکس مثال ہے۔ تو باریک نظر سے ان ساری چیزوں کا مطالعہ کرتے رہنا چاہیئے۔

پس جہاں تک جماعت کا تعلق ہے کوشش یہ کریں کہ اسراف سے کام نہ لیا کریں۔ جائز چیزوں میں بھی حد کے اندر رہیں۔ قرآن کریم طیّب کھانے کی اجازت دینے کے بعد ساتھ ہی اسراف سے بھی منع فرماتا ہے۔ فرماتا ہے بے شک کھاؤ حلال اور طیّب ہو۔ لیکن اسراف نہ کرو۔ تو بہت سی رسمیں ہیں۔ بہت سے ایسے افعال ہیں جو اسراف کے نتیجہ میں منع کرنے پڑتے ہیں۔ کچھ ایسے افعال ہیں جن کے متعلق فرمایا کہ وہ "اَغلال" ہیں۔ گردنوں کے طوق ہیں۔ وہ ایسی رسمیں ہیں جو خصوصیت کے ساتھ لغو میں داخل ہوتی ہیں۔ کسی حالت میں بھی پسندیدہ نہیں ہیں۔ عام زندگی کی حالت میں بھی ان سے بچنا چاہیئے مثلاً شادی کے وقت ڈھول ڈھمکے، کنجنیوں کو نچانا۔ دھوم میراثیوں کو بلوانا۔ آتش بازیاں چھوڑنا ایسی نمائش کرنا کہ جس کے نتیجہ میں قوم پر بہت بوجھ پڑتے ہیں۔ ان چیزوں کی نہ کوئی سند ہے نہ حضور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے زمانہ میں مروّج تھیں۔ اور نہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام نے ان کی اجازت فرمائی۔ بلکہ کھلم کھلا منع فرمایا۔ لہٰذا

ان چیزوں سے بھی پرہیز لازمی ہے

ورنہ یہ گردنوں کا طوق بن جائیں گی۔ مُراد یہ ہے کہ یہ رسمیں رفتہ رفتہ قوم پر قابض ہو جاتی ہیں اور اُن کی آزادیاں مسخ کر دیتی ہیں۔ وہ رسموں کی غلام ہو جاتی ہیں اور اُن سے باہر نہیں آسکتیں۔ اسی طرح موت کے ساتھ کچھ رسمیں بندھی ہوئی ہیں۔ ایسی لغو رسمیں ہیں جو نیکی کے نام پر کی جا رہی ہیں۔ مثلاً "ختمِ قرآن" اس کی کوئی سند آنحضرت

---

[1] صٓ۔ آیت: ۸۷

[1] سورۃ بنی اسرائیل۔ آیت: ۲۷

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا صحابہ کرامؓ سے نہیں ملتی۔ کوئی ایک واقعہ بھی آپ نہیں دیکھیں گے کہ کسی مردہ پر قرآن پڑھ پڑھ کر پھونکا جا رہا ہو۔ اور بخشا جا رہا ہو۔ اب اس میں بڑی نفاستیں پیدا ہو گئی ہیں۔ نئی نئی باریکیاں آ گئی ہیں۔ چنانچہ بعض ختم کھجور کی گٹھلی کے ختم کہلاتے ہیں۔ یعنی کھجوروں کی گٹھلیاں تقسیم کر دی جاتی ہیں۔ اور ہر گٹھلی پر کوئی سورۃ مثلاً سورۃ قل ھو اللّٰہ احد یا سورۃ فلق وغیرہ مقرر کر دی جاتی ہے کہ یہ پڑھ پڑھ کر پھونکو۔ اور پھر جو مہمان زیادہ گٹھلیاں اکٹھی کر دے وہ گویا اس مرنے والے کا سب سے زیادہ ہمدرد ہے۔ آج کل ایک ختم بادام بھی چلتا ہے۔ گٹھلیوں سے آگے بڑھ کر اب بادام پر قرآن پڑھ پڑھ کر ان کو ایک طرف رکھتے چلے جاتے ہیں۔ جتنے زیادہ بادام تمہارے ہاتھوں سے نکلیں گے مردہ اتنے ہی زیادہ اعزاز پا جائے گا۔ اور خدا کے حضور اس کے اتنے ہی گناہ بخشے جائیں گے۔ ایسی لغو باتیں ہیں جن کا شریعت سے کوئی بھی تعلق نہیں یہ ساری وہ بدعتیں ہیں جنہیں ہم نے مٹانا ہے۔ جن کے خلاف ہم نے جہاد کرنا ہے۔ جن سے ہم نے دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی آزاد کروانا ہے۔

میرا یہ مقصد نہیں ہے کہ جماعت نہ کرے مجھے علم ہے کہ جماعت تو اس قسم کی رسمیں اختیار نہیں کرتی، لیکن آپ کا فرض ہے کہ غیروں کی بھی اصلاح کریں۔ یاد رکھیں قرآن کریم بار بار ایسی مثالیں دیتا ہے کہ انبیاء اپنے منکرین کی بھی اصلاح کر رہے ہوتے ہیں جو ان کے دعوے پر ایمان بھی نہیں لا رہے ہوتے۔ انہیں بھی نیک نصیحت کر رہے ہوتے ہیں۔ اس لئے اس بات سے قطع نظر کہ جماعت کو دنیا کیا سمجھ رہی ہے، آپ کو مسلمان بھی کہتی ہے کہ نہیں، جماعت کو معروف باتوں میں غیروں کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہیئے۔ معروف کا حکم دینا چاہیئے۔ اور بدیوں سے روکنا چاہیئے۔ کیونکہ کل کو انہوں نے آپ کا جزو بننا ہے جس چیز نے آپ کے بدن کا جزو بننا ہے اس کی پہلے بھی تو کوئی اصلاح ہوا کرتی ہے۔ آپ نے جتنی خام حالت میں قبول کریں گے اتنا ہی زیادہ آپ کو نقصان پہنچے گا۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ کھانا کھانے سے پہلے کس طرح اس کی صفائی چھٹائی کی جاتی ہے۔ اس سے گندگی کو دور کیا جاتا ہے۔ اور جس حد تک آپ اسے پاک اور صاف بنا سکیں اس حد تک آپ کے اندرونی نظام کے لئے مفید ہے۔ اس لئے تبلیغ کرنے والی قوموں کو

یہ گر ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔

قرآن کریم کے اس تاریخی بیان میں گہرا فلسفہ ہے کہ انبیاء لوگوں کے ایمان لانے سے پہلے ان کو نصیحت کیا کرتے تھے۔ اس لئے کہ کل کو جنہوں نے لازماً جزو بدن بن جانا ہے آج ان کی اصلاح کرو۔ ورنہ وہ اپنی بد رسمیں تمہارے اندر لے آئیں گے۔ اگر ان کے ساتھ کنکر بھی آئیں گے، اگر ان کے ساتھ ملاوٹیں بھی آئیں گی تو کل تمہارا گردوں کا نظام فیل ہو سکتا ہے۔ کل تمہارا انتڑیوں کا نظام خراش کی وجہ سے ایک مستقل بیماری بن سکتا ہے۔ اور بجائے اس کے کہ تمہاری لذت کا موجب ہو وہ تمہارے لئے دکھ اور تکلیف کا موجب بن سکتا ہے۔ تبھی تو مسلمان کو بیت الخلاء میں داخل ہونے کے وقت استغفار کی تعلیم دی گئی ہے کہ اس وقت خدا سے حفاظت طلب کرنا چاہیئے اور بخشش مانگنی چاہیئے۔

پس ہم پر ہر پہلو سے لازم ہے۔ اس پہلو سے بھی کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امر بالمعروف کا کسی مومن اور غیر مومن سے تعلق نہیں تھا۔ اور اس سے پہلے انبیاء کا بھی کسی مومن اور غیر مومن سے تعلق نہیں تھا وہ سب کے لئے امر بالمعروف کرتے تھے۔ سب کو ہی منکر سے روکتے تھے۔ اس پہلو سے بھی کہ اپنا فائدہ ہے، بالآخر انہوں نے طوعاً و کرہاً آنا ہی آنا ہے۔

کچھ دیر لڑیں گے، ماریں گے۔ آخر انہوں نے آپ کی گود میں پڑنا ہے اس لئے ابھی سے ان سے پیار اور محبت کر کے ان کی اصلاح کریں تاکہ آپ کے لئے بعد کے کام ہلکے ہو جائیں۔

ایک اور یہ پہلو ہے کہ بعض رسمیں اپنے لئے بوجھ بنتی ہیں۔ بعض دوسروں کے لئے بھی بوجھ بن جاتی ہیں۔ اور اس کے نتیجہ میں

نہایت ہی خطرناک معاشرتی بیماریاں

پیدا ہو جاتی ہیں۔ مثلاً بچی کو طاقت سے بڑھ کر تکلف کے ساتھ جہیز دینا۔ اس غرض سے دنیا کیا کہے گی کہ بچی کو کچھ نہیں دیا۔ اس کی کوئی شرعی سند نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تو فرماتے ہیں کہ نکاح میں جو لازم ہے وہ صرف اتنا ہے کہ کھڑے ہو کر ایجاب و قبول ہو اور رخصتانہ ہو جائے۔ صرف اتنا سا فرض ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ اب بتاؤ اس کے لئے کون سے سودی روپے لینے کی ضرورت ہے۔ اور کن بوجھوں کے نیچے دبنے کی ضرورت ہے۔

پس جہاں تک نکاح اور بیاہ کی اصل ہے۔ وہ انسان کی ایک شرعی اور تمدنی ضرورت ہے جسے پورا کرنے کے لئے سب سے آسان رستہ اسلام نے تجویز کیا ہے۔ لیکن اس بات سے منع بھی نہیں فرمایا کہ بچی کو رخصت کے وقت کچھ دے دیا جائے۔ ہاں اگر اس میں تکلف آ جائے تو چونکہ یہ سنت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خلاف ہوگا۔ جو کہہ رہی ہے وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ تو اسی تکلف کی حد تک اس کے نقصان شروع ہو جائیں گے۔ اور ہوتے ہیں۔ نقصان کا ایک پہلو تو یہ ہے کہ پھر یہ لوگ دکھاوے کی خاطر اپنی طاقت سے بڑھ کر بوجھ اٹھاتے ہیں۔ قرضوں میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اور ان کی عزت نفس بھی تباہ ہو جاتی ہے۔ اور انہیں لوگوں کے سامنے یہ کہہ کر ہاتھ پھیلانے پڑتے ہیں کہ ہمارے پاس بچی کو دینے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ ہمیں کچھ دو۔ دوسری طرف یہ بوجھ دوسروں پر بھی منتقل ہونے لگتا ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں اس پہلی برائی کو مزید طاقت مل جاتی ہے۔ یعنی پھر بعض لوگ اس حد تک آگے بڑھتے ہیں کہ وہ دوسروں سے مطالبہ کرنے لگتے ہیں کہ تم جہیز دو ورنہ ہم تمہاری بچی نہیں لیں گے۔ یہ وہ حد ہے جو کسی قیمت پر بھی جماعت کو قبول نہیں ہو سکتی۔ یعنی اگر تم خود بوجھ تلے دب رہے ہو، تکلف کر رہے ہو، یہ بھی بہت بری بات ہے۔ لیکن اسلام کی منشاء کے خلاف، اسلام کے احکام کے خلاف کسی بچی والے کو مجبور کرنا کہ وہ اپنی بیٹی کو موٹروں، قالینوں یا صوفہ سیٹوں کے ساتھ رخصت کرے۔ یہ ایسی ناجائز حرکت ہے کہ اسے کسی طرح بھی جماعتی نظام برداشت نہیں کر سکتا۔ پس

اس عادت کو آپ خصوصیت کے ساتھ دور کریں

اس کے نتیجہ میں ہماری سوسائٹی میں بہت سے دکھ پھیل چکے ہیں۔ میرے علم میں ہے مجھے بارہا بڑے دکھ کی ایسی چٹھیاں ملتی ہیں اور پھر جھگڑوں کے وقت فریقین کے مطالبوں کے ساتھ بھی مجھے علم ہو جاتا ہے کہ کیا کیا بے ہودہ حرکتیں پہلے ہو چکی ہیں۔ نکاح کے آغاز اور رخصتانہ سے پہلے جو بدنیتیں آپ کے اعمال میں داخل ہو چکی ہوتی ہیں وہ بالآخر کسی نہ کسی وقت دکھ کا موجب بنتی ہیں۔ آخر پہ جب اموال کی علیحدگی کے وقت تقسیمیں ہو رہی ہوتی ہیں تو پھر یہ سارے جھگڑے اٹھ کھڑے ہوتے ہیں کہ فلاں نے تو یہ دیا تھا اور فلاں نے وہ دیا تھا۔ اور فلاں سے یہ لیا گیا تھا اور پھر واپس نہیں کیا گیا۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس سے پھر اگلا حصہ بھی تباہ ہونے لگتا ہے۔ ایسے لوگ دوسروں سے قرض لیتے ہیں اور پھر

نصرك رجال نوحي اليهم من السماء
تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے
(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈریسز۔ مدینہ میدان روڈ۔ بھدرک ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر:۔ شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر:۔ 294

واپس نہیں کر سکتے - ایسی مثالیں بھی سامنے آتی ہیں کہ لوگوں سے دکھاوے کی خاطر زیور مانگ کر لئے اور جب وہ اپنی بیٹی سے واپس لے جانے لگے تو دوسروں نے دخل دیا - انہوں نے کہا - اب کہاں لے جارہے ہو اب تو یہ ہمارے قابو آگیا ہے' یہ تو یکطرفہ رستہ ہے واپسی کا کوئی سوال نہیں ہے - اور پھر اس پر بڑے بڑے سخت جھگڑے چلے ہیں کہ انہوں نے اپنی بچی کو فلاں زیور دیئے تھے اور اب یہ واپس لے جانے لگے تھے ہم نے پکڑ لیا ہم نہیں جانے دیں گے - ان کا کیا حق ہے - حالانکہ بعد میں پتہ چلا کہ وہ محض دکھاوے اور نام و نمود کی خاطر مانگے ہوئے زیور تھے -

پس یہ ساری وہ رسمیں ہیں جن کے خلاف ہمیں جہاد کرنا ہے اور جماعت کو ان بوجھوں سے آزاد کرنا ہے ورنہ بہت سے جھگڑے بھی چل پڑیں گے - رسمیں اپنی ذات میں بھی بے ہودہ چیزیں ہیں اور آپ کو ان سے آزاد کرانا آپ کی اپنی بھلائی میں ہے لیکن اس کے نتیجہ میں پھر اور جو بد اثرات پیدا ہوتے ہیں اس سے سوسائٹی پھٹ جاتی ہے - اختلافات بڑھ جاتے ہیں - نفرتیں پیدا ہوتی ہیں - دنیا داری بڑھ جاتی ہے

روحانیت کو بڑا شدید نقصان

پہنچتا ہے - ایک دوسرے کے بعد پے درپے رونما ہونے والے نتائج ہیں جو اپنے بد اثرات میں آگے بڑھتے چلے جاتے ہیں - اس لئے رسموں کو معمولی نہ سمجھیں اگر آپ ان سے صرف نظر کریں گے - تو یہ بڑھ کر آخر کار آپ پر قابو پا جائیں گی - پھر یہ پیر تسمہ پا بن جائیں گی کہ جو آپ کی گردن میں ٹانگیں پھنسائے گا اور پھر اس گردن کو نہیں چھوڑیگا اسی لئے خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں رسم کی بدترین شکل کا نام طوق رکھا ہے فرمایا وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ کَانَتْ عَلَیْھِمْ بڑی بڑی مصیبتوں میں پھنسے ہوئے لوگ تھے جن پر میرا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ظاہر ہوا کس شان کا نبی ہے انہیں حلال باتیں بھی کھول کھول کر بتا رہا ہے اور حلال میں سے بھی طیبات ان پر حلال کر رہا ہے - اور حرام باتیں بھی خوب کھول کھول بتا رہا ہے - اور بیچ کی باریک راہوں سے بھی غافل نہیں ہے - انہیں خوب اچھی طرح بتاتا ہے کہ ان دونوں کے درمیان کیا کیا چیزیں ہیں اور ان میں کیا کیا احتیاطیں اختیار کرنی چاہئیں اور پھر ان قوموں کو آزادی دلا رہا ہے جو صدیوں سے رسم و رواج کے طوق تلے کلیتہً بیکار اور غلام بن چکی تھیں - ایسی حالت میں پھر ان کا اپنا کچھ بھی باقی نہیں رہا - یہ "جو اپنا کچھ بھی باقی نہ رہا" یہ ترجمہ میں کر رہا ہوں گردن کے طوق کا - بات یہ ہے کہ گردن کا طوق انسان کے لئے

سب سے زیادہ ذلیل کن غلامی

ہے وہ طوق ایسی جگہ کا ہے جہاں سے آپ اس کو آزاد کروا ہی نہیں سکتے - ٹانگوں کی بیڑیوں سے تو ٹانگیں کاٹ کر بھی نجات ہو سکتی ہے - پاؤں کی بیڑیوں سے نجات ہو سکتی ہے چنانچہ ایسے واقعات ملتے ہیں کہ بعض قیدیوں نے کسی بڑی مصیبت سے بچنے کی خاطر ان کلائیوں کو کاٹ دیا جن پر ہتھکڑیاں تھیں تو ایسے واقعات بھی ہوتے ہیں - بعض جانور ہیں جن کی ٹانگیں پھنستی ہیں ان سے متعلق محققین کہتے ہیں کہ وہ خود اپنے دانتوں سے چبا کر اپنی ٹانگ کو کاٹ کر الگ کر دیتے ہیں اور آزاد ہو جاتے ہیں لیکن گردن میں جو طوق پڑ جاتے ہیں ان سے آزادی کی پھر کوئی صورت نہیں ہو سکتی -

پس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اتنے عظیم محسن ہیں ایسے عظیم نجات دہندہ ہیں کہ وہ گردن کے طوق سے بھی قوموں کو آزاد کرنے والے ہیں - اس لئے بیشتر اس کے کہ وہ طوق بن جائیں آپ اپنی فکر کریں اور یہ بھی آپ کا فرض ہے کہ جن لوگوں کے طوق بن چکے ہیں ان کو آزاد کروائیں - اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا فرمائے - ہمارے معاشرے کو ایسا خوبصورت اور حسین بنا دے کہ ہم میں سے ہر ایک کہہ سکے کہ جس طرح میرے آقا نے کہا تھا مَآ اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ میں بھی اسی آقا کی بدولت اس کے قدموں کے پیچھے چل کر آج یہ کہہ سکتا ہوں وَمَآ اَنَا مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ میری زندگی صاف اور سیدھی اور واضح ہے اگر میں غریب ہوں تو میری غربت تمہارے سامنے ہے - اگر میں امیر ہوں تو میری امارت تمہارے سامنے ہے میں متکلفین میں سے نہیں ہوں جو تکلیف کر کے ناجائز مصیبتوں میں مبتلا ہو جایا کرتے ہیں -

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے - آمین

(منقول از الفضل ۱۲ فروری ۱۹۸۴ء)

زمین پر دعوتِ ربانی

مکہ مکرمہ سے شائع ہونے والے ایک رسالہ کا فکر انگیز مضمون

"مجلہ الرابطہ العالم الاسلامی" جو مکہ مکرمہ سے شائع ہوتا ہے اس کے ستمبر ۱۹۸۳ء کے شمارے میں استاذ احمد محمد جمال کا یہ اہم مضمون شائع ہوا ہے: عربی میں شائع ہوئے والے اس مضمون کا اُردو ترجمہ افادۂ قارئین کے لئے ذیل میں پیش ہے:
(ادارہ)

"وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا"

جو تمہیں سلام کہے اسے یہ نہ کہا کرو کہ تو مومن نہیں -

بعض ادارے اور جدید خیالات رکھنے والے مصنفین قرآن مجید کی آیات میں بغیر اسباب نزول کی معرفت اور بغیر یہ جانے کہ پہلے مفسرین اور محدثین نے ان آیات کے کیا مطالب بیان کئے ہیں - غلط معانی کرتے ہیں اور یہ کم عقل لوگ شریعت اسلامیہ کے احکام کے اظہار میں جلد بازی سے کام لیتے ہیں حتیٰ کہ یہ لوگ کفر کی تہمت ان مسلمانوں پر بھی لگا دیتے ہیں جن سے ان کا رائے، عمل اور اندازِ فکر میں اختلاف ہوتا ہے - اور اس شدید وعید نبوی کو یا بھول جاتے ہیں یا نظر انداز کر دیتے ہیں کہ جو شخص کسی مسلمان کو کافر قرار دیتا ہے وہ خود کافر ہو جاتا ہے اور جب ایک مسلمان اپنے بھائی کو کہتا ہے "اے کافر!" تو ان میں سے اس بناء پر کوئی ایک ضرور کافر ہوتا ہے - یعنی اگر جس پر الزام لگایا گیا ہے وہ کافر نہ ہو تو الزام دینے والے پر تہمت کے پلٹ آنے کی وجہ سے سزا دی جاتی ہے - فرصتِ امروزہ میں ہم پسند کرتے ہیں کہ ہم ارشادِ ربانی مذکورہ سورۃ النساء پر غور کریں :-

"یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَتَبَیَّنُوْا وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ اَلْقٰٓی اِلَیْکُمُ السَّلٰمَ لَسْتَ مُؤْمِنًا ۚ تَبْتَغُوْنَ عَرَضَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ۡ فَعِنْدَ اللّٰہِ مَغَانِمُ کَثِیْرَۃٌ ؕ کَذٰلِکَ کُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ فَتَبَیَّنُوْا ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرًا ۝"

(سورۃ النساء: ۹۵)

اے ایماندارو! جب تم اللہ کی راہ میں سفر کرو تو چھان بین کر لیا کرو اور جو تمہیں سلام کہے اسے یہ نہ کہا کرو کہ تو مومن نہیں تم دنیوی زندگی کا سامان چاہتے ہو سو اللہ کے پاس بہت سی غنیمتیں ہیں پہلے تم بھی ایسے ہی تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا پس تم پر لازم ہے کہ تم چھان بین کر لیا کرو جو کچھ تم کرتے ہو اس سے اللہ یقیناً آگاہ ہے -

تفسیر اور حدیث کی کتب میں اس آیت کے شانِ نزول کے متعلق بہت سی روایات ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک جنگ کے ختم ہونے کے بعد حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کے ایک گروپ یا دستہ کے قائد (ایک روایت کے مطابق وہ اسامہ بن زید تھے) کے پاس ایک آدمی آیا اور اس نے کلمہ شہادت بلند آواز سے پڑھا اور کہا "میں مسلمان ہوں" لیکن قائدِ دستہ نے اس کو سچ نہ گردانا اور اس کو تلوار مار کر قتل کر دیا - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم اس دستہ کے لوٹنے کے بعد ہوا جس پر آپ انتہائی ناراض ہوئے -

ایک اور روایت کے مطابق آپ نے قاتل کو کہا کیا تو نے اس کے دل کو پھاڑ کر دیکھا تھا؟ یعنی تجھے اس کے کفر کے بارہ میں قتل کرنے سے پہلے یقینی علم حاصل کرنا چاہیئے تھا - اور ایک تیسری روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتل کو کہا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا عقیدہ رکھنے کے باوجود اس شخص کو قتل کر دینے پر تیرے پاس کیا عذر ہو گا؟

یہ آیت مسلمانوں کے سپہ سالاروں اور عام فوجیوں کو سبق دینے کے لئے نازل ہوئی تا وہ جلد بازی سے کام لیتے ہوئے ہر اس شخص کو جس کو وہ کافر سمجھیں قتل کرنے نہ بیٹھ جائیں اور یہ کہ وہ ہر اس شخص کو جو انہیں سلام کہے یا جو اسلام کا اعلان کرتے وہ اس کے اسلام کو قبول کر لیں اور اسکی حقیقتِ حال کو اللہ عزوجل

کے سپرد کر دیں۔ حدیثِ صحیح میں آیا ہے مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے جنگ کروں کہ وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا اقرار کریں اور اگر وہ اس کا اقرار کر لیں تو انہوں نے اپنی جانوں اور اموال کو مجھ سے محفوظ کر لیا۔

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کی دیت اور مالِ غنیمت کا حصہ اس کے اہل و عیال کو دلوایا۔

امام قرطبیؒ اپنی تفسیر جز ۵ ص ۲۲۶ میں تحریر کرتے ہیں کہ :-

"جب مسلمان کافر کو ملے (میدانِ جنگ میں) اور وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ دے تو اُس کا قتل جائز نہیں کیونکہ اس نے اسلام کی اس پناہ کو حاصل کر لیا ہے جو اس کے خون، مال اور اہل و عیال کو تحفظ دینے والی ہے۔ پس اس اقرار کر لینے کے بعد اگر کوئی مسلمان ایسے شخص کو قتل کر دے تو اس کے بدلہ میں وہ مسلمان قتل کیا جائے گا۔"

مَیں کہتا ہوں جبکہ کافر کا یہ قول کہ "مَیں مسلمان ہوں" اور اقرار کرتا ہے کہ اللہ ایک ہے اسے قبول نہ کرنے اور اسے کافر سمجھتے رہنے نیز اس کے مال و جان کو مباح کرتے رہنے پر ایک مسلمان کے متعلق یہ شدید وعید ہے تو وہ مسلمان جس کے اسلام کی گواہی دی گئی ہے اور جو نماز باجماعت اور جمعہ کا پابند ہے۔ زکوٰۃ دیتا ہے اور بیت اللہ کا حج کرتا ہے اسے کافر قرار دینے پر وعید کس قدر شدید ہوگی۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ جو انسان کے رازوں اور اس کی پوشیدہ باتوں سے آگاہ ہے ایک پُر حکمت اور قطعی حکم دیتا ہے کہ وہ تحقیق کر لیا کریں اور آیت کریمہ کے اختتام پر اس حکم کو مکرر بیان کرتا ہے اور لوگوں کو کافر ٹھہرانے والے جلد بازوں کو اس طرف متوجہ کرتا ہے کہ تکفیر میں جلد بازی کرنے والے یہ لوگ بھی اسلام لانے کے آغاز میں انہیں لوگوں جیسے تھے جنہیں یہ کافر ٹھہراتے ہیں اور جنکے متعلق فتویٰ دیتے ہیں۔ کَذٰلِكَ كُنْتُمْ مِّنْ قَبْلُ فَمَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ۔ یعنی پہلے تم بھی ایسے ہی تھے پھر اللہ نے تم پر احسان کیا۔ پس تم ان کے اسلام کو کیوں قبول نہیں کرتے اور ان کے لئے سینہ کیوں نہیں کھولتے اور ان کے لئے اپنے درمیان وسعت کیوں پیدا نہیں کرتے تا وہ اسلام اور ایمان میں مزید ترقی کر سکیں۔

عصرِ حاضر کے مفسرین اور ادباء کے فہم کے عجائبات میں سے ایک بات یہ ہے کہ وہ ان قرآنی آیات کے جو کفار مشرکین یہود و نصاریٰ کو دوست رکھنے سے روکتی ہیں اور یہ بیان کرتی ہیں کہ جو انکو دوست بناتا ہے وہ ان میں سے ہو جاتا ہے۔ کے سمجھنے اور ان سے استدلال کرنے میں بھی غلطی کا ارتکاب کرتے ہیں اور اس مضمون کی آیات میں سے ہم ایک آیت پر اکتفا کرتے ہیں جو سورہ مائدہ میں درج ہے :-

"يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ۗ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ۗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝"
(سورۃ المائدۃ : ۵۲)

اے ایمان دارو! یہودیوں اور نصاریٰ کو اپنا مددگار نہ بناؤ کیونکہ ان میں بعض بعض کے مددگار ہیں اور تم میں سے جو بھی ان کو اپنا مددگار بنائیگا وہ یقیناً انہیں میں سے ہوگا۔ اللہ ظالم لوگوں کو ہرگز کامیابی کی راہ نہیں دکھاتا۔

تفسیر کی جدید و قدیم کتب نے اس آیت کا جو یہود و نصاریٰ سے تعلقاتِ مودّت رکھنے سے روکتی ہے شانِ نزول یہ پیش کیا ہے۔ چاہے یہ آیت ان منافقین کے بارہ میں جنہوں نے مدینہ کے یہود کو اپنا دوست بنایا ہوا تھا نازل ہوئی ہے۔ جنہیں ان کے ظاہری ایمان کے اعتبار سے مومن کے لفظ سے مخاطب کیا گیا ہے یا یہ آیت حقیقی مومنین کے بارہ میں نازل ہوئی ہے جو یہود کی تائید کرتے تھے جیسے عبادہ بن صامت جس نے بعد میں اللہ کے حضور توبہ کی اور آنحضور صلّی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہود کی دوستی سے بیزاری کا اظہار کیا۔ خواہ یہ بات ہو یا وہ قرآنی توجیہ۔ اس آیت میں واضح ہے کہ جائز نہیں ہے کہ یہود اور نصاریٰ اور ان کے علاوہ دیگر کفار کو دوست اور ساتھی بنایا جائے ان معنوں میں کہ مسلمانوں کے خلاف ان کی مدد اور اعانت کی جائے اور مسلمانوں کے رازوں کو ان کے پاس افشا کیا جائے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جنگوں میں ان کی پشت پناہی کی جائے۔

امام ابن قیمؒ اپنی کتاب "الہدی النبوی" میں کہتے ہیں کہ :-

"جب نبی اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم مدینہ تشریف لائے تو کفار آپؐ کے ساتھ تین اقسام میں بٹ گئے۔ ایک تو وہ جن سے آنحضورؐ نے صلح اور دوستی کا معاہدہ کیا اس شرط پر کہ وہ حضورؐ سے جنگ نہیں کریں گے اور نہ ہی آپؐ کے خلاف کسی کی پشت پناہی کریں گے اور نہ ہی آپؐ کے خلاف آپؐ کے دشمن سے دوستی رکھیں گے اور وہ اپنے کفر کے باوجود اپنی جانوں اور اموال کے اعتبار سے مامون و محفوظ ہوں گے۔ دوسری قسم وہ ہے جنہوں نے آپؐ سے جنگ کی اور علی الاعلان آپؐ کے دشمن بن گئے۔ اور تیسری قسم وہ ہے جنہوں نے آپؐ کو اس حال میں چھوڑ دیا کہ نہ آپؐ سے صلح کا معاہدہ کیا اور نہ آپؐ سے جنگ کی یہاں تک کہ آنحضرتؐ صلّی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صلح کے لئے کہا اور مدینہ کے یہود سے آپؐ نے صلح کی اور اس کا معاہدہ تحریر کیا پھر ان کی طرف سے معاہدہ کی شدید خلاف ورزی ہوئی جس پر حضورؐ نے ان سے جنگ کی اور ان میں سے بعض کو مدینہ سے نکال دیا ...... الخ

شیخ رشید رضا تفسیر "منار" میں اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ ولایت (دوستی) سے مراد اس آیت میں مومنوں کے خلاف غیر مسلموں کی مدد کرنا اور ان کا حلیف بن جانا ہے اور اس آیت میں فردی اور گروہی دوستی کی نفی کی گئی ہے نہ کہ جملہ مسلمانوں کے غیر مسلموں کے ساتھ دوستی کے معاہدات کی۔

پھر شیخ رشید رضا دوسری آیات جو مشرکین کے ساتھ تعلقاتِ مؤدّت کو روکتی ہیں۔ کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ قرآنی آیات اس بارہ میں بڑی واضح ہیں کہ غیر مسلم قوم سے دوستی رکھنے کی ممانعت ان کی دشمنی اور ان کے محارب ہونے کی وجہ سے ہے نہ کہ دینی اختلاف کی وجہ سے۔ چنانچہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلم نے یہود سے مدینہ تشریف آوری کے آغاز میں معاہدہ کیا پھر جب یہود نے اس پختہ معاہدہ کی خلاف ورزی کی اور مشرکوں میں سے آپؐ کے دشمنوں کی مدد کی تو آپؐ نے ان یہود سے جنگ کی اور مسلمانوں کو اس بات سے روکا کہ وہ ان یہود کو دوست بنائیں۔

مَیں کہتا ہوں مسلمانوں کے قدیم و جدید بہت سے اکابرین نے یہود و نصاریٰ اور بت پرستوں سے دینی مخالفین کے ساتھ معاہدات و مواثیق کئے ہیں جو باہمی ملکی مفادات کی وجہ سے یا اپنے درمیان قیامِ امن اور طرفین کی طرف سے کسی قسم کی زیادتی کو روکنے کے لئے ہیں۔

اور ہمارے اس موجودہ زمانہ میں کوئی مسلمان حکومت ایسی نہیں ہے جس نے غیر مسلم حکومتوں میں سے خواہ وہ عیسائی ہو یا بت پرست ہو یا لادینی ہو اقتصادی، فوجی، تعلیمی یا سیاسی امور پر معاہدہ نہ کیا ہو۔ ضروری بات یہ ہے کہ مسلمانوں اور ان کے اغیار کے درمیان طے پانے والے معاہدات اسلامی تعلیم کے مخالف نہ ہوں اور بلحاظ عقیدہ شریعت اور اخلاق کے خلاف نہ ہوں۔ نیز یہ معاہدات ایک مسلمان کے خلاف غیر مسلم کی مدد پر مشتمل نہ ہوں جس میں کسی غیر اسلامی حکومت کو مسلمان حکومت پر ترجیح دی جائے۔ اور کتبِ تفسیر میں آیا ہے کہ آیت ربانی :-

"وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ"
جو تم میں ان غیر مسلموں سے دوستی رکھتا ہے وہ ان میں سے ہی ہے

یہ بطور سخت وعید اور تنبیہ کے ہے جیسا کہ رسول اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :-

"مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا"
جو شخص ہمیں دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

نیز آپؐ کا یہ قول :-

"مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ"
جو شخص کسی قوم سے مشابہت کرتا ہے وہ ان میں سے ہے۔

اس کا مفہوم یہ نہیں ہے کہ ایسا شخص ملت سے قطعی طور پر نکل جاتا ہے۔ ہاں یہ نچلے درجہ کا کفر ہے۔ ایک کفر دوسرے کفر سے کم ہوتا ہے ✽

(احمد محمد جمال)

درخواست دُعا

خاکسار کے برادر نسبتی مکرم حبیب محمد صاحب سوداگر ابن مکرم فضل محمد صاحب مرحوم آف یادگیر کی تقریب شادی مورخہ ۲۰-۳-۸۴ کو ہو رہی ہے۔ موصوف کی والدہ مکرمہ خدیجہ بیگم صاحبہ نے مختلف مدات میں مبلغ پچیس ۲۵/- روپے ادا کر کے قارئین سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت و مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست کرتی ہیں۔

خاکسار۔ بشارت احمد حیدر قادیان

قسط دوم

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تبشیری اور انذاری پیشگوئیاں

تقریر مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز انچارج تبلیغ کشمیر برموقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۳ء

میرے بزرگو! کیا دُنیا کا کوئی ایسا علاقہ ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے غلام انفرادی یا اجتماعی رنگ میں نہ پائے جاتے ہوں۔ کہاں ہیں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کہاں ہیں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کہاں ہیں سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور کہاں ہیں مولوی مودودی صاحب یہ سب انتہائی حسرت و یاس سے اس دُنیا کو چھوڑ گئے ان کی زبانیں یہ کہتے کہتے گُنگ ہو گئیں کہ ہم احمدیت کو ختم کر کے ہی دم لیں گے۔ لیکن سب کے سب ناکام و نامراد چل دیئے۔ اور ہم جن کو مسیح وقت کی غلامی کا شرف ہے۔ آج یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ احمدیہ جماعت پر کبھی سورج غروب نہیں ہوگا نہیں ہوگا ہرگز نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ کیونکہ ہم اللہ تعالیٰ کی ہر بات کو پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ جیسا کہ ہمارے آقا! نے فرمایا:۔

"میں اپنے پورے یقین سے جانتا ہوں کہ خدا وہی قادر خدا ہے جس نے میرے پر تجلّی فرمائی اور اپنے وجود سے اور اپنے کلام اور اپنے کام سے مجھے اطلاع دی اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ قدرتیں جو اس سے دیکھتا ہوں اور وہ علم غیب جو میرے پر ظاہر کرتا ہے اور وہ قوی ہاتھ جس سے میں ہر خطرناک موقعہ پر مدد پاتا ہوں وہ اُسی کامل اور سچے خدا کی صفات ہیں۔ جس نے آدم کو پیدا کیا۔ اور جو نوح پر ظاہر ہوا اور طوفان کا معجزہ دکھلایا اور وہ وہی ہے جس نے موسیٰ کی مدد دی جبکہ فرعون اُس کو ہلاک کرنے کو تھا۔ وہ وہی ہے جس نے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سید الرسل کو کافروں اور مشرکوں کے منصوبوں سے بچا کر فتح کامل عطا فرمائی۔ اُسی نے اس آخری زمانہ میں میرے پر تجلّی فرمائی"

(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص۱۲۲)

ظاہری شان و شوکت اور ترقی کے متعلق پیشگوئیاں

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

(۱) "یَعْصِمُکَ اللّٰہُ مِنَ الْعِدٰی وَ یَسْطُوْا بِکُلِّ مَنْ سَطَا"

(۲) "یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ۔"

(۳) "یُظِلُّ رَبُّکَ عَلَیْکَ وَیُغِیْثُکَ وَیَرْحَمُکَ وَ اِنْ لَّمْ یَعْصِمُکَ النَّاسُ بِنِعْمَۃِ اللّٰہِ عِنْدِہٖ اُرِیْدُکَ وَلَا اُجِیْحُکَ وَاُخْرِجُ مِنْکَ قَوْمًا"

یعنی اللہ تعالیٰ تجھے دشمنوں سے محفوظ رکھے گا اور ہر ایسے شخص پر جو تجھ پر کسی قسم کا حملہ کرنا چاہے گا اُس پر خود حملہ کرے گا اے عیسیٰ میں تجھے وفات دوں گا تیرا رب تجھ پر اپنا سایہ رکھے گا اور تیری مدد کریگا اور تجھ پر رحم کریگا۔ اور اگر کوئی انسان بھی تیرے بچانے کی کوشش نہیں کریگا تو خدا خود اپنے فضل سے تجھے محفوظ رکھے گا۔ میں تیری راحت کے سامان خود پیدا کر دوں گا اور تجھے کبھی ضائع نہیں کروں گا۔ بلکہ تیرے ذریعہ ایک پاک جماعت پیدا کر دوں گا۔

معزز سامعین! یہ بیشمار الہامات سلسلہ کی ترقی کے ساتھ بالواسطہ تعلق رکھتے ہیں لیکن اگر حضور علیہ السلام دشمنوں سے محفوظ نہ رہتے تو پھر یہ سلسلہ بھی نہ رہتا ان الہامات میں مختلف قسم کی تکالیف کا ذکر ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ وعدہ فرمایا کہ ہم تمہاری حفاظت خود کریں گے۔ آیئے کچھ مخالفین کی شرارتوں کا حال سُنیئے۔ مخالفین کی صرف تین شرارتوں کا اِس وقت ذکر کرتا ہوں۔

قید کرانے کی کوشش

قید کرانے کی کوشش کا ذکر حضرت اقدس نے بایں الفاظ حقیقۃ الوحی میں فرمایا ہے۔

"کرم الدین نام ایک مولوی نے فوجداری مقدمہ گورداسپور میں میرے نام دائر کیا اور میرے مخالف مولویوں نے اس کی تائید میں آتما رام اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی عدالت میں جاکر گواہیاں دیں اور ناخنوں تک زور لگایا اور اُن کو بڑی اُمید ہوئی کہ اب کی دفعہ ضرور کامیاب ہوں گے اور انکو جھوٹی خوشی پہنچانے کے لئے ایسا اتفاق ہوا۔ کہ آتما رام نے اس میں اپنی نافہمی کی وجہ سے پوری غور نہ کی۔ اور مجھ کو سزائے قید دینے کے لئے مستعد ہو گیا۔ اس وقت خدا نے میرے پر ظاہر کیا کہ وہ آتما رام کو اُسکی اولاد کے غم میں مبتلا کرے گا۔ چنانچہ یہ کشف میں نے اپنی جماعت کو سُنا دیا اور ایسا ہوا کہ قریبًا بیس پچیس دن کے عرصہ میں دو بیٹے اس کے مر گئے اور آخر یہ اتفاق ہوا کہ آتما رام سزائے قید تو مجھے نہ دے سکا اگرچہ فیصلہ لکھنے میں اُس نے قید کرنے کی بنیاد بھی باندھی مگر آخر پر خدا نے اُس کو اس حرکت سے روک دیا۔ لیکن تاہم اس نے سات سو روپیہ جرمانہ کیا پھر ڈویژنل جج کی عدالت سے عزت کے ساتھ میں بری کیا گیا اور کرم الدین پر سزا قائم رہی اور میرا جرمانہ واپس ہوا۔ مگر آتما رام کے دو بیٹے واپس نہ آئے۔"

(حقیقۃ الوحی ص۱۲۱، ۱۲۲)

معزز حضرات! آپ لوگوں نے دیکھ لیا کہ کس طرح خدا تعالیٰ نے مخالفین کے حملے کے جواب میں زبردست حملہ کیا اور اپنے محبوب بندے کو بچایا۔

پھانسی دلانے کی تدبیر

مخالفین نے حضور کو پھانسی دلانے کی بھی بھرپور کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو اس منصوبے میں بھی ناکام کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام یَعْصِمُکَ اللّٰہُ کی تشریح میں فرماتے ہیں:۔

"خدا تجھے ہر تمام آفات سے بچائے گا اگرچہ لوگ نہیں چاہیں گے کہ تو آفات سے بچ جاوے۔ یہ اس زمانہ کی پیشگوئی ہے جب کہ میں ایک زاویہ گمنامی میں پوشیدہ تھا اور کوئی مجھ سے نہ تعلق بیعت رکھتا تھا نہ عداوت۔ بعد اس کے جب مسیح موعودؑ ہونے کا دعویٰ میں نے کیا تو سب مولوی اور اُن کے ہم جنس آگ کی طرح ہو گئے اِن دنوں میرے پر ایک پادری مارٹن کلارک نے خون کا مقدمہ کیا۔ اور اس مقدمہ میں مجھے یہ تجربہ ہو گیا کہ پنجاب کے مولوی میرے خون کے پیاسے ہیں اور مجھے ایک عیسائی سے بھی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دشمن ہے اور گالیاں نکالتا ہے بدتر سمجھتے ہیں کیونکہ بعض مولویوں نے اس مقدمہ میں میرے مخالف عدالت میں حاضر ہو کر اسی پادری کے گواہ بن کر گواہیاں دیں اور بعض اسی دُعا میں لگے رہے کہ پادری فتح پاویں۔ میں نے معتبر ذریعہ سے سُنا ہے کہ وہ مسجدوں میں رو رو کر دُعائیں کرتے تھے کہ اے خدا اس پادری کو فتح دے مگر خدائے علیم نے ان کی ایک نہ سُنی نہ گواہی دینے والے اپنی گواہی میں کامیاب ہوئے اور نہ دُعا کرنے والوں کی دُعائیں قبول ہوئیں یہ علماء ہیں دین کے حامی اور یہ قوم ہے جس کے لئے لوگ قوم قوم پکارتے ہیں۔ ان لوگوں نے میرے پھانسی دلانے کے لئے اپنے تمام منصوبوں سے زور لگایا۔ اور ایک دشمن خدا اور رسول کی مدد کی اور اس جگہ طبعًا دلوں میں گذرتا ہے کہ جب یہ قوم کے تمام مولوی اور اُن کے پیرو میرے جانی دشمن ہو گئے تھے پھر کس نے مجھے اِس بھڑکتی ہوئی آگ سے بچایا۔ حالانکہ ۸ و ۹ گواہ میرے مجرم بنانے کے لئے گذر چکے تھے اس کا جواب یہ ہے کہ اس نے بچایا جس نے ۲۵ برس پہلے یہ وعدہ دیا تھا کہ تیری قوم تو تجھے نہیں بچائیگی اور کوشش کرے گی کہ تو ہلاک ہو جائے مگر میں تجھے بچاؤں گا۔"

(حقیقۃ الوحی ص۲۳۱)

قتل کے منصوبے

مخالفین جب ہر طرح سے ناکام ہوئے تو آپ کے قتل کے درپے ہو گئے چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"آریوں اور ہندوؤں نے جس قدر جابجا خفیہ جلسے اور پوشیدہ مشورے اس عاجز کے قتل کے لئے کئے ہیں اُن کی نسبت اب تک میرے پاس پچاس خط پہنچے ہیں بعض اُن میں سے گمنام ہندوؤں کے خط ہیں اور بعض مسلمانوں کے خط ہیں جن کو اُن مشوروں کی خبر ہوئی۔ ایک خط کا مضمون یوں ہے۔

"اس جگہ دو دن تک جلسہ ماتم لیکھرام ہوتا رہا اور قاتل کے گرفتار کنندہ کے لئے ہزار روپیہ

انعام قرار پایا اور دو سو اُس کے لئے جو نشان دہی کرے اور خارجاً سُنا گیا ہے کہ ایک خفیہ انجمن آپ کے قتل کے لئے منعقد ہوئی ہے۔

اور اس انجمن کے ممبر قریب قریب شہروں کے لوگ مثلاً لاہور، امرتسر، بٹالہ اور خاص گوجرانوالہ کے منتخب ہوئے ہیں اور تجویز ہے کہ ۲۰ ہزار روپیہ چندہ جمع ہو کر کسی شریر طائفہ کو اس کام کے لئے مامور کریں تا وہ موقعہ پا کر قتل کر دے چنانچہ دو ہزار روپیہ تک کا چندہ جمع ہو بھی گیا ہے۔ باقی دوسرے شہروں اور دیہات سے وصول کیا جائے گا۔"

(سراج منیر)

حضور علیہ السلام کو جب یہ اطلاعات ملیں تو آپ نے یَا عِیْسٰی اِنِّی مُتَوَفِّیْکَ کے الہام کی تشریح میں لکھا:-

"اس عاجز کو بھی ایسا واقعہ پیش آئے گا کہ لوگ قتل کرنے یا مصلوب کرانے کے منصوبے کریں گے تا یہ عاجز جرائم پیشہ کی سزا پا کر حق مشتبہ ہو جائے۔ سو اس آیت میں اللہ تعالیٰ اس عاجز کا نام عیسیٰ رکھ کر اور وفات دینے کا ذکر کر کے ایما فرماتا ہے کہ منصوبے پیش نہیں جائیں گے۔"

(سراج منیر صفحہ ۳۲)

یہ وحی اسی غرض سے حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی تھی کہ اُن کو پیش از وقت خبر دیجائے کہ تیری نسبت قتل کے منصوبے ہو نگے اور میں تجھ کو بچا لونگا۔ اسی غرض سے یہ الہام بھی ہے اگر فرق ہے تو صرف اتنا ہے کہ اس وقت قتل کے منصوبے کرنے والے یہود تھے اب ہنود ہیں۔

معزز حضرات! خدائی عمارت کو گرانا محال ہے آسمانی نوشتوں کو بدلنا مشکل ہے زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر خدا کے وعدے نہیں ٹل سکتے۔ کس قدر جلالی رنگ ہے۔ قومیں متحد ہو جاتی ہیں دولت کے انبار جمع کئے جاتے ہیں۔ لیکن سب کا شیشۂ غرور چور چور ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا مامور اعلان کرتا ہے کہ اے دشمنان حق تم سب ناکام ہو گے تمہارے منصوبے پاش پاش ہو جائیں گے اور تم خدا کے اس نور کو بجھانے میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ایسا ہی ہو جاتا ہے۔ ایک تن تنہا انسان میدان کارزار میں سینہ سپر ہو جاتا ہے اور زبردست آندھیوں کی پرواہ کئے بغیر آگے ہی آگے بڑھتا جا رہا ہے لوگ فوج در فوج اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں غرضیکہ آج سو نہیں ہزار نہیں لاکھ نہیں بلکہ کروڑوں لوگ آپ کے غلام ہیں۔ کیا یہ خدا تعالیٰ کا عظیم الشان نشان نہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

انذاری پیشگوئیوں کا ظہور

معزز حضرات! اللہ تعالیٰ کا ایک ایک وعدہ پورا ہوا۔ اور قیامت تک الٰہی نوشتوں کا ظہور ہوتا چلا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس علیہ السلام کو جہاں یہ خوشخبری دی تھی کہ وہ آپ پر حملہ آور ہونے والوں کا مقابلہ خود کرے گا۔ آپ کی حفاظت کے سامان مہیا کرے گا۔ آپ کی جماعت اور محبوں کے گروہ کو بڑھائے گا اور لوگ کثرت سے آپ کے پاس آئیں گے وہاں یہ بھی بتایا کہ اِذَا نَصَرَ اللّٰہُ الْمُؤْمِنَ جَعَلَ لَہُ الْحَاسِدِیْنَ فِی الْاَرْضِ یعنی جب اللہ تعالیٰ مومن کی مدد کرتا ہے تو اس کے مخالف اور حاسد بھی پیدا ہو جاتے ہیں۔

۱۸۹۰ میں جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ مسیحیت فرمایا تو نادانوں نے خیال کیا کہ ایک کمزور انسان ہے نہ اس کے ساتھ کوئی جتھہ نہ دولت نہ حکام کے پاس کوئی اثر رسوخ لہذا ہم اس کو آسانی سے مٹا دیں گے اور اس آسمانی پودے کو بیخ و بُن سے اُکھاڑ دیں گے۔ چنانچہ مخالفین میں سب سے پہلے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اعلان جنگ کیا اور ایک بہت بڑا فتویٰ تیار کیا جس پر پنجاب و ہندوستان اور عرب کے قریباً دو صد بڑے بڑے علماء نے دستخط کئے۔

یہ وہ وقت تھا کہ قوم میں اُن کی عزت کی جاتی تھی۔ شان و شوکت کا یہ عالم تھا کہ ایک جہاں اُن کی طرف راغب تھا گورنمنٹ کے ہاں اُن کی عزت اور علماء و جہلا میں اُن کا چرچا تھا چنانچہ انہوں نے اپنی عزت و شہرت کے ثبوت میں گورنر پنجاب کی ایک چٹھی اشاعۃ السنہ جلد ۹ صفحہ ۲۹۲ میں بایں الفاظ شائع کی۔

"ابو سعید محمد حسین فرقہ اہلحدیث کے ایک سرگرم مولوی اور اس فرقہ اسلام کے وفادار اور ثابت قدم وکیل ہیں۔ اُن کی علمی کوششیں لیاقت سے ممتاز ہیں۔" معزز حضرات! ذرا اندازہ لگائیے ایسا ذی اقتدار شخص ایک بے کس و بے بس اور گمنام انسان کے خلاف اعلان کرتا ہے:-

"اشاعۃ السنہ کا خصوصیت کے ساتھ فرض ہے کہ وہ اس فتنہ قادیانی کو روکے اور بہمہ تن اس کے دعاوی کے روکنے کے در پے ہو اس کے اصول باطلہ کا ابطال کرے اس کی موجودہ جماعت و جمعیت کو تتر بتر کرنے میں کوشش کرے اور آئندہ مسلمانوں خصوصاً (اہلحدیث) کو اس جماعت میں داخل ہونے سے روکے۔"

پھر انتہائی رعونت کیساتھ خدائے قادر و توانا کے ساتھ گویا جنگ کا اعلان کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"اشاعۃ السنہ کا فرض اور اس کے ذمہ ایک قرض تھا کہ اس نے جیسا کہ اس کو (حضرت مرزا صاحب کو) دعاوی قدیمہ کی نظر سے آسمان پر چڑھایا تھا ویسا ہی دعاوی جدیدہ کی نظر سے اس کو گرا دے۔" جلد ۹ صفحہ ۳

مولوی صاحب کی شرارتیں اور شوخیاں جب حد سے بڑھنے لگیں تو حضور علیہ السلام نے انکو مخاطب کر کے کہا کہ

اے بپے تکفیر ما بستہ کمر
خانہ ات ویران تو در فکر دگر

یعنی اے میری تکفیر پر کمر باندھنے والے تیرا گھر ویران ہونے والا ہے اور تو دوسروں کی فکر و ویرانی میں ہے۔

معزز حضرات! اس کے بعد کوئی لمبا زمانہ گذرنے نہیں پایا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی حالت بدلنی شروع ہوئی۔ اُن کی عزت پر زوال آیا اور اُن کا گھر جیسا کہ مامور ربانی نے فرمایا تھا ویران ہو گیا۔ عزت خاک میں مل گئی۔ خدائے قہار نے اس کا بدلہ اس طرح لیا کہ حکومت میں جو عزت اُنکی تھی وہ جاتی رہی۔ گھر کے تمام افراد اُن کے مخالف ہو گئے اور مرنے کے بعد بھی عزت کے ساتھ دفن نہیں ہو سکے۔

(۱):- تفصیل اس اجمال کی یوں ہے کہ ڈاکٹر مارٹن کلارک والے مقدمہ میں مولوی صاحب بھی حضرت اقدس علیہ السلام کے خلاف عیسائیوں کی طرف سے گواہ بن کر آئے تھے۔ جب کمرہ عدالت میں آئے تو انہیں یہ خیال تھا کہ مرزا صاحب کو ہتھکڑی لگی ہوئی مجرموں کے کٹہرے میں کھڑا دیکھوں گا لیکن وہاں کیا دیکھتا ہے کہ کپتان ڈگلس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے حضرت مرزا صاحب کو بیٹھنے کے لئے کرسی دی ہوئی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا تصرف ہی تھا کہ جب بھی آپ حاضر عدالت ہوئے اُس نے نہایت عزت سے آپ کو کرسی دی۔ مولوی محمد حسین بٹالوی نے جب آپ کو عزت کے ساتھ کرسی پر دیکھا تو جل کر کباب ہو گئے اور آؤ دیکھا نہ تاؤ خود یہ سوال کر دیا کہ مجھے بھی کرسی ملنی چاہیے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے کہا کہ تم کو کرسی نہیں مل سکتی مرزا غلام احمد صاحب تو رئیس ہیں اور اُن کا باپ کرسی نشین تھا اس لئے ہم نے اُن کو کرسی دی تمہیں کہیں کرسی نہیں ملتی تھی اس پر مولانا نہ مانے پھر اصرار کیا۔ جس پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے انہیں ڈانٹتے ہوئے کہا کہ بک بک مت کر پیچھے ہٹ اور سیدھا کھڑا ہو۔ یہ تھی پہلی ذلت جو حضور کے سامنے ملی۔

(۲):- اپنی خانہ ویرانی سے متعلق خود مولانا کا بیان بھی قابل سماعت ہے لکھتے ہیں:-

"میرے جوان لڑکوں کی آوارگی نے مجھے زمینداری کے اہتمام میں پھنسا دیا .... میرے اہل خانہ کا جس سے میرا گھر آباد تھا انتقال ہو گیا۔ اشاعۃ السنہ جلد ۲۰ صفحہ ۳ پھر لکھتا ہے۔ میرے پانچ جوان لڑکوں نے تحصیل علوم دینی سے صاف انکار اور خلاف ورزی احکام شریعت پر اصرار اختیار کیا اور میری فرمانبرداری اور میری اطاعت سے سرکشی کی (اشاعۃ السنہ جلد صفحہ ۲۰۳) وہ زناکاری اور شراب خوری میں مبتلا ہیں صفحہ ۲۰۳ میرے لڑکوں میں سے ایک نے میرے قتل و ہلاکت کا ارادہ کیا اور دو نے برملا اس ارادہ کا اظہار کیا صفحہ ۲۰۵ بعض نے میرے منہ پر صاف کہہ دیا کہ تو ہمارا باپ نہیں صفحہ ۲۲۵،۲۲۳ اپنی والدہ کو بھی میری اجازت کے بغیر بلکہ صریح ممانعت کے ساتھ ناشزہ بنا کر اپنے ساتھ لے گئے ہیں صفحہ ۲۰۹ میری تین جوان لڑکیاں بحکم اپنے شوہروں کے جو تینوں میرے مخالف ہیں میری اطاعت سے خارج ہو گئیں۔ صفحہ ۲۰۹ ...... وہ بٹالہ میں یا اور جگہ جہاں میں رہوں رہ کر مجھ سے نہیں ملتے میرے پاس سے گذر جانے پر بھی سلام نہیں کہتے وغیرہ" (ماخوذ از مناظرہ یادگیر صفحہ ۱۵)

غرض اس کی اولاد ان کے قتل کے در پے ہو جاتی ہے۔ پورا کنبہ اُس کے خلاف علم بغاوت بلند کرتا ہے اور وہ ایک ایک کو نام بنام عاق کر دیتے ہیں اور اپنے قلم سے اُن کی بدکرداریوں کو منظر عام پر لاتے ہیں نہ وہ عزت رہتی ہے اور نہ وہ وقار آخر طرح طرح کی رسوائیوں اور بے عزتیوں کے بعد ناکام و نامراد مر کر گجرات کے قبرستان میں دفن ہوتے ہیں۔

فاعتبروا یا اولی الابصار۔

(باقی آئندہ)

اُے قادیاں دارالاماں! اُونچا رہے تیرا نشاں

از محترمہ فرحت اللہ دین صاحبہ اہلیہ مکرم حافظ صالح محمد اللہ دین صاحب ۔ سکندر آباد

اب بھی اگر مَیں کبھی ننھی بچیوں سے یہ نغمہ سُنتی ہوں، کہ

"اے قادیاں دارالاماں اُونچا رہے تیرا نشاں"

تو میرا ذہن مجھے اپنے ماضی میں لیجاتا ہے جب مَیں بھی ننھی ناصرات کے ساتھ مل کر یہ گیت گایا کرتی تھی۔ اس وقت جب کہ مَیں نے ابھی قادیان دارالامان کو دیکھا بھی نہ تھا۔ ہاں دیکھنے کی آرزو ضرور رکھتی تھی۔ اس وقت کچھ عجیب ہی کیفیت ہوا کرتی تھی۔ ہم سب بچیاں اس قدر جوش و خروش سے بلند آواز سے اور ہاتھ اونچے کر کر کے یہ نغمہ گایا کرتی تھیں۔ کہ سُننے والوں پر رقت انگیز کیفیت طاری ہو جاتی تھی اور ایک عجیب طرب آمیز سماں سا بندھ جاتا تھا۔ بچیوں میں سے ہر ایک کی یہی خواہش اور کوشش ہوتی تھی کہ وہی سب سے بلند آواز نکالے اور اسی کا ہاتھ سب سے اونچا اٹھے اور یہ جلوہ ہوتی تھی اس معصوم جذبہ کے اظہار کی کہ گویا ہر بچی اپنے تئیں قادیان دارالامان کو اُونچا نشان بنانے کی جدوجہد میں برسر پیکار ہے۔ بڑی بہنیں اور بزرگ خواتین اس مصرعہ پر سر دُھنتی رہتیں۔ بعض کے دل رقت سے بھر جاتے۔ یقیناً اس ایک مصرعہ میں ہر احمدی کے دل کی آواز، تمنا اور دُعا سب کچھ سمو دیا گیا ہے۔

امسال بھی مَیں اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضلوں کے طفیل جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کی سعادت حاصل کرنے جا رہی تھی۔ جوں جوں ٹرین قادیان کے قریب تر ہو رہی تھی میرے دل کی کچھ عجیب سی ناقابل بیان حالت ہو رہی تھی۔ دل میں بے حد خوشی، اطمینان اور بہت کچھ سیکھنے اور حاصل کرنے کا جذبہ و عزم تھا۔ خدا کے فضلوں کو لئے مَیں قادیان جا رہی تھی سیرِ روحانی کے لئے، دل کا زنگ دھونے کیلئے، ایمانی روشنی کو صیقل کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنے کیلئے میں ہی نہیں میری طرح اور کتنے ہزاروں نفوس تھے جو کشاں کشاں قادیان دارالامان کی طرف کھنچے چلے آ رہے تھے۔ جوق در جوق قافلہ در قافلہ رواں دواں۔ سب اسی سمت چلے آ رہے تھے۔ قادیان دارالامان جو آج کرۂ ارض کی پیشانی کا جھومر اور اُمتِ واحدہ کی اُمیدوں کا مرکز بن چکا ہے کبھی وقت ایک چھوٹی سی گمنام لبستی تھی۔

لیکن آج اس کا ڈنکا چار دانگِ عالم میں بج رہا ہے۔ اے قادیان کی لبستی! تجھے مبارک ہو صد مبارک کہ خدا کے پیارے فرستادے نے تیری خاک سے جنم لیا اور تیری لبستی سے اپنی پیاری آواز بلند کی جس سے تیری کایا پلٹ گئی۔ ہاں ہاں وہی پیارا بندہ اس زمانہ کا مہدی و مسیح موعودؑ جسے نبیوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سلام پہنچایا۔ وہ ہمارا پیارا مسیح تیری ہی سرزمین میں پیدا ہوا۔ بڑھا پھلا اور پھولا اور یہیں سے اس نے اسلام کے پودے کی آبیاری کی۔ بلاشبہ تیری زمین ہمیں بہت پیاری ہے۔

آج جب ہر خطہ میں انسانیت سسکتی اور دم توڑتی نظر آتی ہے اور آج جب دُنیا جائے امن تلاش کر رہی ہے۔ اے قادیان کی سرزمین تجھے مبارک ہو کہ ہمارے مقدس اور پیارے آقا اور اسلام کے روحانی فرزند حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام نے تیرے کوچہ کو عافیت کا حصار بنا دیا اور تیرا خطہ دارالامان کہلایا۔ تو بلاشبہ امن کا گہوارہ ہے اور ہمارے لئے جائے قرار و طمانیت ہے۔ یہی وہ مسکن ہے جہاں سے اسلام کو تقویت و وسعت ملی اور یہیں سے نظام خلافت کی برکات کا انتشار دُنیا میں ہوا۔ اے قادیان کی لبستی! لاریب تو بڑی عظمتوں، بڑی برکتوں اور بڑے صدق و ثبات کی حامل ہے۔ تو ایک سایہ دار درخت ہے جس کی چھاؤں تلے دکھی و غمزدہ انسان سکون پاتا ہے۔ اے قادیان دارالامان تیری لبستی میں داخل ہوتے ہی انسان کو اپنا مقصود مل جاتا ہے۔ انسان جب بے حد خوش ہو تب وہ تیرے بیت الدعا میں آکر اپنے مالکِ حقیقی کا کماحقہ شکر بجا لاتا ہے اور اس بیت الدعا کا روح پرور ماحول اسے حمد و ثنا پر مجبور کئے بغیر نہیں رہتا۔ جب انسان دکھی ہو اور بے حد دکھی و افسردہ اس وقت تیرا بیت الدعا اسے اپنے رب کی رضا پر راضی رہنے کا درس سکھاتا ہے اور محزون دل کی ڈھارس بندھاتا ہے۔ اور جب مادی دُنیا کی آلائشوں سے اور نفس انسانی کی لغزشوں سے انسان پُر معصیت ہو اس وقت تیرا یہ بیت الدعا توبہ و استغفار کا دلدادہ کرتا ہے۔ اور انسان کو نیکی کی توفیق مل جاتی ہے۔ اس لحاظ سے اے قادیان کی لبستی تو محسنِ انسانیت ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی رحمت عام کا جلوہ ہی ہے کہ بنی نوعِ انسان کو ایسا عظیم الشان ذات و الاصفات نبیؐ عطا ہوا جو نبیوں کا سردار کہلایا اور جس کی پیروی و صحبت "نبی گر و نبی تراش" ہے کہ جس کے طفیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام جیسا جلیل القدر مسیح اُمت میں پیدا ہوا۔ اور تیری زمین کو اپنے پاک قدموں سے "حرم" بنا گیا۔ سبحان اللہ وبحمدہٖ۔ سبحان اللہ العظیم۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ و آلِ محمدٍ۔ درود شریف پڑھ کر ختم کیا اور باہر نگاہ دوڑائی تو قادیان کی مبارک زمین پیشِ نظر تھی۔ اسے دیکھ کر بے ساختہ میرے منہ سے نکلا ے

"اے قادیاں دارالاماں اُونچا رہے تیرا نشاں"

اس بار بلند آواز اونچے ہاتھ کر کے نہیں بلکہ زیر لب دُعا کے ساتھ میری زبان ہی نہیں بلکہ دل و دماغ کا گوشہ گوشہ خدا کے حضور رطب اللسان تھا کہ اے قادیاں دارالاماں اُونچا رہے تیرا نشاں اور جب التجاء ختم ہوئی اور یقین کامل سے نظر جو باہر دوڑائی تو سامنے ہی دھند کی دبیز تہوں میں سے اُبھرتا ہوا عظمت نشان منارۃ المسیح نظر آیا۔

منارۃ المسیح ۔ توحید حقیقی کا پرتو۔ یہی تو میری منزل ہے ۔ یہی میری راہ ہے۔ اور میرا نشانِ آرزو ہے۔ اور مَیں سمجھتی ہوں میری ہی نہیں ہر احمدی کی منزل ہے۔ ہر گم کردہ راہ کی راہِ ہدیٰ یہی ہے۔ مشعلِ راہ ہے تمام بھولی بھٹکی مخلوق کے لئے۔ ہاں یہی وہ باری تعالیٰ کی جناب سے چشم دید گواہ ہے جس کے لئے امیر خسرو نے کہا تھا

"پائے محمدیاں بر مینار بلند تر محکم افتاد"

منارۃ المسیح ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی ایک محکم دلیل! جس کے چمکتے ہوئے کنگرے دور ہی سے آنیوالی منزل کی نشان دہی کرتے ہیں۔ جو دور ہی سے چار دانگ عالم میں یہ منادی کرتا ہوا نظر آتا ہے ے

صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف مَیں عافیت کا ہوں حصار

اور اب مَیں خوشی و حمد کے ترانے گاتی ہوئی اسی عافیت کے حصار میں داخل ہو چکی تھی۔ یہاں پہنچ کر میری پہلی خواہش اور کوشش یہی رہتی ہے کہ مَیں سب سے پہلے مزارِ اقدس پر جاؤں سلام و دعا پڑھوں اور پھر بیت الدعا جاؤں۔ کیونکہ قادیان میں داخل ہوتے ہی میرا یہ احساس شدید ہونے لگتا ہے کہ مَیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لبستی میں آئی ہوں۔ آپؑ یہاں کے مکین ہیں اور مجھے سب سے پہلے آپ کے دربار میں حاضر ہونا چاہیئے۔ اس جذبہ کو لئے مَیں سیدھی بہشتی مقبرہ چلی۔ مقبرۂ بہشتی درحقیقت بہشتی مقبرہ نظر آتا ہے۔ یہاں کا پُر سکون ماحول، بارونق و پُر نور سناٹا، ایک دل گداز خاموشی سے مزین منظر جو انسان کو خوفزدہ نہیں بناتا۔ ہاں خود بین و خود آگاہ ضرور بناتا ہے۔ جسے دیکھ کر اور جس کے ماحول سے فائدہ اُٹھا کر جلسہ سالانہ کی اہم غرض "تا دُنیا کی محبت ٹھنڈی ہو اور سفرِ آخرت مکروہ معلوم نہ ہو" پوری ہوتی نظر آتی ہے۔ بہشتی مقبرہ قادیان بلاشبہ اس آیت کریمہ کی تفسیر ہے کہ

"نُورُهُمْ يَسْعٰى بَيْنَ اَيْدِيهِمْ
وَبِاَيْمَانِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا
اَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَاغْفِرْ لَنَا۔
اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ"

ان کا نور ان کے آگے بھی بھاگتا جائیگا اور دائیں پہلو کے ساتھ ساتھ بھی۔ وہ کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہمارا نور ہمارے فائدہ کیلئے پورا کر دے اور ہمیں معاف فرما۔ تو ہر چیز پر قادر ہے۔

یہاں کے روحانی پُر کیف و پُر سکون ماحول میں زندہ ہی دفن ہونے کو جی چاہتا ہے۔ منارۃ المسیح کی طرح یہ بھی ایک زندہ و تابندہ نشان ہے۔ ہمارے پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر آج میرا تخیّل اور تصور بڑی بلندی پر بڑی سرعت سے پرواز کر رہا تھا جبکہ میری رفتار اس قدر تیز نہ تھی۔ مَیں تو دھیرے دھیرے چل رہی تھی اور قادیان اور یہاں کی ہر چیز میرے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے اور آپ کی صداقتوں کو پرکھنے کا پیمانہ بنتی جا رہی تھی۔ اسلئے نہیں کہ خدانخواستہ مجھ پر آپ کی صداقت عیاں نہ تھی مَیں تو خدا کے فضل سے پیدائشی احمدی ہوں اور احمدیت کی عظیم نعمت مجھے اپنے پیارے ماں باپ سے خون میں رچی ہوئی مل گئی تاہم آج مجھے موقع ملا تھا اپنی ذہنی استعدادوں کو بروئے کار لانے کا۔ اپنے دماغ کو استعمال کرنے کا اور جانچنے کا اس لئے قدم قدم پر اس فطرتی کیفیت میں ڈوبی صداقتوں کا انبار سمیٹتی جا رہی تھی۔

مَیں اکثر دیکھا کرتی تھی کہ پیارے ابا جان غور و فکر کرتے رہتے اور تخیلات کی عمیق گہرائیوں میں ڈوب جاتے اور جب سر اُٹھاتے تو بڑی تحدی سے فرمایا کرتے

"لاریب اللہ ایک ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ بلاشبہ اللہ کے مقرب بندے اور رسولؐ ہیں۔ اور اس زمانہ میں بلاشبہ آپؐ کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعودؑ ہیں جن کو مَیں دل و جان سے مانتا ہوں۔ یہی سچ ہے اور اگر یہ سچ نہیں تو بتاؤ سچ کیا ہے؟"

آج مَیں بھی پیارے ابا جان کی ہم نوا ہی میں اسی روش پر چل نکلی تھی اور اپنے تحت الشعور کو کچھ اس طرح مستحضر کر رہی تھی۔

"اگر مَیں پہلے پیدا ہوئی ہوتی تب بھی میرا ایمان یہی ہوتا کہ خدا ایک ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پاک بندے اور رسول ہیں اور آپؐ کے روحانی فرزند اس زمانہ کے مامور من اللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں جن کو مَیں دل و جان سے مانتی ہوں.... اور اگر مَیں آئندہ پچاس سال بعد پیدا ہوئی ہوتی تب بھی میرا ایمان یہی ہوتا کہ بخدا ایک ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے پاک بندے اور رسول ہیں۔ اور اس زمانہ کے مامور من اللہ آپ کے روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں جن کو میں دل و جان سے مانتی ہوں۔ اور اب اس دَور میں کہ جس میں مَیں زندہ ہوں مَیں صدق دل سے یہی مانتی ہوں اور یہی میرا ایمان ہے۔ یہی سچ ہے اور اگر یہ سچ نہیں تو بتاؤ سچ کیا ہے؟"

مَیں احمدی مسلمان ہونے کے علاوہ کسی اور حیثیت پر رہنے کے لئے ایک لمحہ بھی تیار نہیں۔ نہ پہلے نہ اب اور نہ آئندہ۔ خدا تعالےٰ مجھے ہمیشہ ہی دینِ اسلام پر قائم رکھے اور دینِ اسلام پر ہی میرا خاتمہ بالخیر ہو۔ آمین

تخیلات کی دُنیا سے چونکی تو اپنے آپ کو پیارے آقا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار مبارک کے سامنے کھڑا پایا۔ مَیں نے مزار اقدس کی جالیوں کو تھامتے ہوئے بصد محبت و عقیدت السلام علیکم کہا۔ اور بار بار کہا یہانتک کہ میرے دل نے کچھ اطمینان پکڑا کہ میرا اسلام میرے آقا کو پہنچ گیا ہے۔ مَیں نے دُعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے، سورہ فاتحہ پڑھی۔ درود شریف پڑھا اور پھر یوں دُعا کی کہ اے اللہ اس پیارے اور برگزیدہ مسیح کی مقدس روح پر السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ کا پاکیزہ تحفہ پیش کرنے بصد محبت و عقیدت حاضر ہوئی ہوں۔ اے پیارے خدا اس مقدس روح کو میرا یہ تحفہ پہنچا دے۔ اس مقدس روح پر اپنا بے پایاں ابرِ رحمت برسا۔ اے خدا تجھکو تیرے شانِ کریمی کا واسطہ کہ تو پیارے آقا کو یہ مژدہ سُنا کہ اب جلسہ پر ہزاروں جاں نثار آتے ہیں اور اس پاک و مقدس مسیح کا پیغام اس کی بشارتوں کے عین مطابق اکناف عالم میں پھیل چکا ہے۔ آج قادیان دار الامان مرجع خلائق بنا ہوا ہے۔ اور یاتون من کل فج عمیق کا نظارہ ہزاروں آنکھیں کرتی ہیں۔ اے خدا اس پاک روح کے مدارج بہت بلند فرما۔ اے خدا بلاشبہ یہ مسیح موعودؑ تیرا فرستادہ اور تیرے دین اسلام کی احیاء کے لئے مبعوث ہوا۔ بلاشبہ سے

اسی نے اس زمانہ میں خدا کے نور کو دیکھا
اسی نے اس زمانہ میں خدا کا نور دکھلایا

اور اب صدق و ثبات کا پیکر ہوکر تیری طرف لوٹ گیا ہے۔ اے میرے اللہ! میری روح تجھے سجدہ کرتی اور تیرے فرستادے پر دل و جان سے ایمان لاتی ہے۔ دُعا کی رَو میں تجدید بیعت ہو رہا تھا۔ مَیں نے مزار اقدسؑ پر نظر دوڑائی اور مَیں بصد عقیدت و ممنونیت بہت دیر تک نظارہ کرتی رہی۔ وہ مزار کیا تھا ایک بقعۂ نور تھا جو بعد میں آکر مشاہدہ کرنے والوں کے لئے اپنی قوت قدسیہ سے آنے والوں کے دلوں کو منور کر رہا تھا۔ میرے ذہن میں وہ واقعہ گردش کرنے لگا کہ ایک بار ایک امریکن قادیان آیا اور اس نے خواہش ظاہر کی کہ اسے کسی ایسے آدمی سے ملایا جائے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھا ہو اور آپ کی صحبت پائی ہو۔ چنانچہ جب اس کی خواہش کی تکمیل کی گئی اور اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک مقرب صحابی سے ملاقات کی تو اس نے ان سے پہلا سوال یہ کیا کہ بتاؤ تمہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا کیا نشان نظر آیا؟ "تم مجھ سے میرے آقا کی صداقت کا نشان طلب کرتے ہو۔ وہ تو مجسمہ صداقت تھے۔ وہ تو......" یہ کہہ کر اُنہوں نے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع کر دیا۔ اور روتے ہوئے بہ ہزار دقّت انہوں نے یہ جملہ پورا کیا کہ "ہم تو ان کے منہ کے بھوکے تھے"۔ یہ ماجرا دیکھ کر وہ امریکن ہکا بکا رہ گیا اور اس کی فطرت صحیحہ نے یہ فیصلہ کیا کہ بخدا مسیح موعودؑ سچے ہیں۔ ایسا وجود جس نے اپنے ماننے والوں میں یہ جذبہ پیدا کر دیا ہو کہ یہ آدمی اگرچہ کہ ان کی وفات کو عرصہ گذر چکا ہے آج بھی یاد کر کے اس قدر روتا ہے اور آج بھی ان کی پاک صحبت کا شیدائی ہے یہ واقعی معجزہ ہے۔ یہ واقعی اظہر من الشمس حقیقت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کرامؓ میں جذبۂ اخلاص و محبت کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اور یہ آپؑ کی بے نظیر قوتِ قدسیہ کا اثر تھا۔ آپ کی وفات کے بعد اکثر صحابہؓ اپنی زندگی عبث خیال کرتے تھے۔ اور جب بھی آپؑ کو یاد کرتے گریہ کناں ہو جاتے۔ کچھ ایسا ہی بے لوث جذبہ سلسلہ کے ذی قدر صحابی میرے پیارے دادا جان حضرت گوہرؓ کے دِل میں بھی موجزن تھا کہ جب آپ مزار اقدسؑ کی زیارت کے لئے آئے تو آپ کی یہ قلبی حسرت چھلک کر یوں باہر آگئی کہ ع

مَیں اُڑ کے لپٹ جاتا قدموں سے مسیحا کے
اے کاش قضا دیتی پروانۂ راہداری

پھر اسی پر اکتفا نہیں مزار مسیحؑ پر بھی جاں فدا کرنے کیلئے حاضر ہیں فرماتے ہیں سے

اے قبرِ مسیحا کی گوہرؔ ہو فدا تجھ پر
وہ بھی تھا مجھے پیارا تو بھی ہے مجھے پیاری

اللہ اللہ کیا اخلاص و ایمان تھا اور کیسے کیسے عاشقانِ مسیحؑ پاک تھے۔ اور کیسے پایۂ کے مسیحِ محمدیؐ تھے جنہوں نے روحِ بلالی اپنی اُمت میں پیدا کر کے روحِ انسانی کو ناپیدا کنار رفعتوں تک پہنچا دیا۔ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم۔ میں شاید حضرت مسیح موعودؑ کے مزار اقدس کی مقناطیسی کیفیت میں محو ہی رہتی اگر میرے کان مغرب کی نماز کی اذان نہ سنتے۔ مَیں نے مزار پاک کو خدا حافظ کہا اور بوجھل قدموں سے واپس لوٹنے لگی۔ واپس ہوتے ہوئے سامنے ہی میری نگاہ منارۃ المسیح سے جا ٹکرائی جہاں سے اذان کی آواز کے ساتھ فضا میں یہ گونج بھی بازگشت کر رہی تھی ع

جہاں والو! دیکھ لینا احمدیت پھیل جائیگی!

قائدین مجالس خُدام الاحمدیہ سے درخواست

(۱) :- اپنی مجلس میں ناظم تحریکِ جدید کا تقرر کر کے انکے نام اور مکمل پتہ سے مطلع فرمائیں۔

(۲) :- خدام کو چندہ تحریکِ جدید میں زیادہ سے زیادہ حصّہ لینے کی تلقین کریں۔

(۳) :- تحریکِ جدید میں حصّہ لینے والے خدام کے اسماء انکے وعدہ جات اور وصولی کی فہرست بھجوانے کی زحمت فرمائیں۔ مہتمم تحریکِ جدید مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اخبار بدر کی ملکیت اور دیگر تفصیلات کا بیان

بموجب پریس رجسٹریشن ایکٹ فارم نمبر ۴ قاعدہ نمبر ۸

(۱) مقام اشاعت	قادیان
(۲) وقفہ اشاعت	ہفتہ وار
(۳)، (۴) پرنٹر و پبلشر	(ملک) صلاح الدین
قومیّت	ہندوستانی
پتہ	محلہ احمدیہ قادیان
(۵) ایڈیٹر کا نام	خورشید احمد انور
قومیت	ہندوستانی
پتہ	محلہ احمدیہ قادیان
(۶) اخبار بدر کے مالک فرد یا ادارہ کا نام	صدر انجمن احمدیہ قادیان

مَیں ملک صلاح الدین اعلان کرتا ہوں کہ مندرجہ بالا تفصیلات جہاں تک میری اطلاعات کا تعلق ہے صحیح ہیں۔

(ملک) صلاح الدین ایم۔اے۔ پبلشر قادیان

مختلف مقامات پر جلسہ ہائے یوم مصلح موعودؓ کا انعقاد

★ــــ شعبۂ رپورٹنگ لجنہ اماء اللہ قادیان کی رپورٹ کے مطابق مورخہ ۲۳؍۲؍۸۴ کو آصرت گرلز ہائی سکول میں دو بجے دوپہر مکرمہ خورشید بیگم صاحبہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ مکرمہ امۃ الرحمان خادم صاحبہ کی تلاوت کلام پاک اور مکرمہ منصورہ بیگم بدر صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد مکرمہ صادقہ خاتون صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ قادیان نے افتتاحی تقریر کی۔ پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن عزیزہ شاہدہ تنویر نے سُنایا۔ بعدہٗ مکرمہ نسیم اختر صاحبہ۔ مکرمہ نعیم لبشریٰ صاحبہ۔ مکرمہ مبارکہ شاہین صاحبہ۔ مکرمہ شمیم اختر گیانی صاحبہ۔ عزیزہ طیبہ عدیلہ۔ مکرمہ عقیلہ عفت صاحبہ۔ مکرمہ البشریٰ صادقہ نجمہ صاحبہ۔ عزیزہ آصفہ سلطانہ۔ عزیزہ منورہ خاتون نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اس دوران عزیزہ سعیدہ پروین۔ عزیزہ راشدہ پروین مرزا اور عزیزہ راشدہ جبیں نے نظمیں پڑھیں۔ بعد دعا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس سے قبل مورخہ ۱۷؍۲؍۸۴ کو پیشگوئی مصلح موعودؓ کے بارہ میں لجنہ و ناصرات کا امتحان لیا گیا۔ جس میں لجنہ کی ۸۲ اور ناصرات کی ۱۰۱ ممبرات شامل ہوئیں۔ مورخہ ۱۸؍۲؍۸۴ کو اچھلی کود کے تحت لجنہ و ناصرات کی کھیلیں ہوئیں۔ اس موقعہ پر اور مورخہ ۲۳؍۲؍۸۴ کو لجنہ کی طرف سے چائے اور پکوڑوں کی دکان لگائی گئی۔ جس کا منافع مبلغ ۳۰۰؍ روپیہ تبلیغی فنڈ میں دینے کی غرض سے محترم ناظر صاحب اعلیٰ کی خدمت میں پیش کر دیا گیا۔ مورخہ ۲۱؍۲؍۸۴ کو محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت منعقدہ ممبرات لجنہ کے مقابلہ تقاریر میں عزیزہ امۃ النصیر سلطانہ کی تلاوت کلام پاک اور مکرمہ لبشریٰ صادقہ نجمہ صاحبہ کی نظم خوانی کے بعد تحریک صدر جلسہ نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی بابرکت تحریک داعی الی اللہ کی روشنی میں تبلیغی نصائح فرمائیں۔ بعدہٗ دلائل ہستی باری تعالیٰ۔ وفات مسیح ختم نبوت اور صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے موضوعات پر مقابلہ تقاریر میں ۱۱ ممبرات نے حصہ لیا۔ ججز کے فرائض مکرمہ سہیلہ محبوب صاحبہ۔ مکرمہ شمیم بیگم صاحبہ اور مکرمہ لبشریٰ طیبہ غوری صاحبہ نے سرانجام دیئے۔ تمام مقابلوں میں نمایاں پوزیشن اختیار کرنے والی ممبرات کو انعامات تقسیم کئے گئے۔

★ــــ مکرم عبد الشکور صاحب سیکرٹری قائد مجلس خدام الاحمدیہ بمبئی لکھتے ہیں کہ مورخہ ۱۹؍۲؍۸۴ کو الحق بلڈنگ میں مکرم احمد حسین صاحب آف حیدر آباد کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ کا آغاز مکرم عبد الباری صاحب کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ مکرم ایم ٹی احمد صاحب نے پیشگوئی کا متن سنایا اور عزیز حمید احمد صاحب نے نظم پڑھی بعدہٗ مکرم احتشام احمد صاحب۔ مکرم لئیق احمد صاحب عارف۔ مکرم بشیر محمد خان صاحب۔ خاکسار عبد الشکور سیکرٹری اور مکرم مولوی محمد حمید صاحب کوثر مبلغ سلسلہ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اختتامی دعا کے بعد حاضرین کی چائے و لوازمات سے تواضع کی گئی۔

★ــــ مکرم میر شفیع الرحمٰن صاحب سیکرٹری مال شیموگہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۲۰؍۲؍۸۴ کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ مکرم میر موسیٰ حسین صاحب کی تلاوت کلام پاک کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی اور متن سُنایا مکرم عبد الغنی صاحب نے نظم سُنائی۔ ازاں بعد مکرم خضر محمود صاحب۔ مکرم عبد الحلیم صاحب مکرم سلیم احمد صاحب۔ مکرم سراج الحق صاحب اور مکرم صدر صاحب جماعت نے پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اس دوران مکرم میر موسیٰ حسین صاحب اور مکرم میر مظہر الحق صاحب نے نظمیں پڑھیں۔ دعا کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم مولوی عبد المومن صاحب مبلغ یادگیر لکھتے ہیں کہ ۲۰؍۲؍۸۴ کو مسجد احمدیہ میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ زیر صدارت مکرم مولوی نذیر احمد صاحب ہوڈری منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم عبد اللہ صاحب قریشی نے متن پیشگوئی پڑھ کر سُنایا۔ اور مکرم رفیق احمد صاحب، عزیز ظفر احمد صاحب، مکرم سیٹھ رفعت اللہ صاحب غوری اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ صدارتی تقریر اور دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

★ــــ مکرم محمد فیروز الدین صاحب انور کلکتہ تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۹ر فروری کو مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم سید نور عالم صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ کلکتہ جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مکرم امیر صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن پڑھ کر سُنایا۔ بعدہٗ مکرم ماسٹر بشارت علی صاحب نے (بزبان بنگلہ) عزیز داؤد احمد خان صاحب، مکرم ملک صلاح الدین صاحب اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر نے تقاریر کیں۔ صدر جلسہ کی اختتامی تقریر کے بعد جلسہ ختم پذیر ہوا۔

★ــــ مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری مبلغ جمشید پور بہار لکھتے ہیں کہ ۲۰ر فروری کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ احمدیہ مسلم مشن میں زیر صدارت مکرم ناصر احمد صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم جاوید انور صاحب نے پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا بعدہٗ مکرم سید محمد سلیمان صاحب، مکرم سید شکیل احمد صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں صدارتی تقریر اور اجتماعی دعا کے ساتھ کاروائی ختم ہوئی۔

★ــــ مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ حیدر آباد تحریر کرتے ہیں کہ ۱۹ر فروری کو احمدیہ جوبلی ہال میں جلسہ مصلح موعودؓ صبح ساڑھے دس بجے مکرم سید جہانگیر علی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ اس سلسلہ میں حیدر آباد کے اردو روز نامہ "منصف" نے بھی خبر شائع کی۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد پیشگوئی مصلح موعودؓ کے مختلف پہلوؤں پر مکرم منظور احمد صاحب۔ مکرم شمس الدین صاحب فاضل۔ مکرم ظہیر الدین ارشاد صاحب۔ مکرم یوسف احمد الہ دین صاحب۔ عزیز عبد النور صاحب۔ مکرم وحید الدین صاحب شمس انسپکٹر تحریک جدید۔ مکرم مولوی شیخ مسعود احمد صاحب انیس معلم وقف جدید مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اجتماعی دعا کے بعد جلسہ ختم پذیر ہوا۔

★ــــ مکرم سید محمد یوسف صاحب زیروی گلبرگہ تحریر فرماتے ہیں کہ ۲۰ر فروری کو خاکسار کی صدارت میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم ظفر احمد صاحب سیکرٹری مال نے تقریر کی۔ مکرم حکیم صاحب قائد خدام الاحمدیہ نے پیشگوئی کا متن پڑھ کر سُنایا بعدہٗ مکرم غلام محمد صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ دعا کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔

★ــــ مکرم سیف الرحمٰن خان صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ کیرنگ لکھتے ہیں کہ ۲۰ر فروری کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ زیر صدارت مکرم انیس الرحمٰن خان صاحب، صدر جماعت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم یاسین خان صاحب۔ مکرم اعجاز الحق خان صاحب۔ مکرم عطاء الرحمٰن خان صاحب۔ مکرم احمد نور صاحب اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ صدر صاحب کی صدارتی تقریر کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

★ــــ مکرم مولوی عبد الرشید صاحب ضیاء مبلغ شاہجہانپور تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۹ر فروری کو احمدیہ مسلم مشن میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ مکرم قریشی محمد عقیل صاحب صدر جماعت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد مکرم محمد یعقوب صاحب جاوید نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن پڑھ کر سُنایا۔ بعدہٗ خاکسار۔ مکرم قریشی محمد زاہد صاحب مکرم محمد یعقوب صاحب جاوید اور مکرم محمد شاہد صاحب قریشی نے تقاریر کیں۔ آخر میں صدر مجلس کی صدارتی تقریر اور دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

★ــــ مکرم شمس الدین خان صاحب زعیم انصار اللہ سورو تحریر کرتے ہیں کہ ۲۰ر فروری کو جلسہ یوم مصلح موعودؓ زیر صدارت مکرم شیخ مختار حسین صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد صدر مجلس نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی بعدہٗ عزیز شیخ عظیم صاحب، عزیز سید نعیم احمد صاحب، مکرم خالد احمد صاحب، مکرم فیروز احمد صاحب اور صاحب صدر نے تقاریر کیں۔

★ــــ مکرم مولوی شرافت احمد خان صاحب مبلغ کٹک رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۱۹ر فروری کو بعد نماز مغرب دار التبلیغ میں مکرم غلام مصطفےٰ صاحب زعیم انصار اللہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نظم خوانی کے بعد مکرم سید سلیم احمد صاحب طیب نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن سُنایا۔ اس کے بعد خاکسار اور مکرم غلام مصطفےٰ صاحب نے تقاریر کیں۔ بعد دعا اجلاس برخواست ہوا۔

★ــ مکرم بشیر الدین الہ دین صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ سکندر آباد تحریر کرتے ہیں کہ ۲۰ر فروری کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ الہ دین بلڈنگ میں جلسہ یوم مصلح موعودؓ زیر صدارت محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم خوانی کے بعد خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا متن نیز جلسہ مصلح موعودؓ لاہور میں حضرت المصلح الموعودؓ کا حلفیہ اعلان پڑھ کر سُنایا۔ اس کے بعد محترم سیٹھ یوسف احمد الہ دین صاحب، مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب، مکرم وحید الدین صاحب شمس انسپکٹر تحریک جدید، مکرم مسعود احمد صاحب، مکرم مولوی حمید الدین صاحب شمس مبلغ نے تقاریر کیں آخر میں صدر جلسہ کی تقریر اور دعا پر اجلاس برخاست ہوا۔ (باقی)

درخواستہائے دُعا

٭ــ محترمہ یجیون حنیفہ احمد صاحبہ بنڈونگ انڈونیشیا۔ اپریشن میں کامیابی اور روحانی وجسمانی ترقیات کے لئے ٭ــ محترمہ ادعون کی احمد صاحبہ بنڈونگ انڈونیشیا۔ اپنے خاوند کی ترقی میں پیش آرہی رکاوٹوں کی دوری اور مخالفین کے شر سے محفوظ رہنے۔ بیٹے عزیز احمد نوریانی کی دینی دنیاوی ترقیات۔ اور جملہ افرادِ خانہ کی خیروعافیت کے لئے۔

٭ــ محترم حمید احمد سوکار جو صاحب جاکرتا انڈونیشیا۔ اپنی بچی کے لئے مناسب اور بابرکت رشتہ کا انتظام ہونے اور روحانی وجسمانی ترقیات کے لئے ٭ــ محترم ادروس سوطان اسمٰعیل صاحب جاکرتا انڈونیشیا۔ محکمانہ ترقی میں اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت کے حصول اور روحانی وجسمانی ترقیات کے لئے ٭ــ محترم راوعین بن یامین صاحب جاکرتا انڈونیشیا۔ اپنی بچی کے امتحان میں نمایاں کامیابی اس کے لئے مناسب رشتہ کے حصول نیز اپنے بیٹے لقمان کی کامیابی وترقیات کے لئے ٭ــ محترم سوکار سنو ملنگیا درصاحب جوگجا کارتہ انڈونیشیا۔ اپنی بچی کے لئے بہتر اور بابرکت رشتہ کے حصول۔ بیٹے اور بہو کے نیک اور مخلص احمدی بننے۔ بچی امۃ الحمید صاحبہ کے ہاں نیک اور صالح اولادِ نرینہ کی ولادت داماد مکرم ہاریونو صاحب۔ اور ان کی اہلیہ جو بیرون ملک اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے گئے ہیں کی صحت وسلامتی اور بخیریت کامیاب وکامران واپسی کے لئے ٭ــ محترمہ سیدہ زہرہ جبیں صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کشمیر تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۵/۱۲/۸۳ کو ان کی بچی عزیزہ درثمین آسنور سے اسلام آباد آتے ہوئے ایک شدید حادثہ سے بال بال بچ گئی البتہ ناک پر خفیف چوٹ آنے سے کافی خون بہہ گیا جس کی وجہ سے کمزوری ہے۔ موصوفہ کی دوسری بیٹی عزیزہ درثمین بی یو سی میڈیکل میں ۳۰۰/۲۳۳ نمبر حاصل کرکے درجہ اوّل میں کامیاب ہوئی ہیں۔ محترمہ زہرہ جبیں صاحبہ بیس روپے اعانت بدر میں ارسال کرکے عزیزہ درثمین کی کامل وعاجل شفایابی۔ عزیزہ درثمین کی تعلیمی میدان میں نمایاں واعلیٰ کامیابی برادر اصغر سید نسیم احمد صاحب کو باعزت ملازمت ملنے اور والدین کی صحت وسلامتی کے لئے ٭ــ مکرم سید عبدالباقی صاحب جیوڈیشیل میجسٹریٹ کے چھوٹے بھائی عزیز ظفر الحسن سلمہٗ کی B.D.S. کے امتحان میں نمایاں اور اعلیٰ کامیابی کے لئے ٭ــ مکرم عبدالحمید صاحب ٹاک یاری پورہ . . . عزیزہ نمودہ اختر بنت مکرم شیخ محمد یوسف صاحب کی ٹانگ کی تکلیف کے ازالہ اور کلی شفایابی کے لئے ٭ــ مکرم عبدالسلام صاحب ٹاک صدر جماعت احمدیہ سری نگر تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم بابو تاج الدین صاحب سرینگر اپنے پوتے عزیز عمران احمد سلمہٗ اور دو پوتیوں عزیزہ سیما ناز وفوزیہ رحمن سلمہما کی پی۔یو سی میڈیکل کے امتحان میں نمایاں کامیابی کی خوشی میں بطور شکرانہ مختلف مدات میں پچیس روپے نیز والدہ عزیزہ عمران احمد شکرانہ فنڈ میں دس روپے ادا کرکے ہر سہ عزیزان کی دینی ودنیوی ترقیات کے لئے ٭ــ مکرم خواجہ عبدالعزیز صاحب سرینگر جو عرصہ دو سال سے بعارضہ قلب بیمار ہیں ان دنوں دہلی میں زیرِ علاج ہیں موصوف پچاس روپے صدقہ ادا کرکے اپنی کامل صحت وشفایابی کے لئے ٭ــ عزیز شہاب الدین احمد خان متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان اپنی والدہ محترمہ ظہیر النساء صاحبہ کی کامل صحت وشفایابی اور درازی عمر کے لئے ٭ــ مکرم نذیر احمد صاحب قائد مجلس شملہ اپنے والد مکرم حبیب اللہ صاحب ٹھار آف ناصر آباد کی کامل صحت وشفایابی اور درازی عمر کے لئے ٭ــ مکرم محمود احمد صاحب یادگیری مقیم بیدر (کرناٹک) اپنی اور اپنے اہل وعیال کی صحت وسلامتی، پریشانیوں کے ازالہ اور دینی ودنیوی ترقیات کے لئے ٭ــ مکرم مرزا طاہر احمد صاحب کرائیڈن (انگلینڈ) اپنے بچوں جو "A" اور "O" معیار کے امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں کی نمایاں کامیابی کے لئے۔

٭ــ مکرم حمید احمد صاحب لندن نزیل قادیان اپنی اور اپنے اہل وعیال کی صحت وسلامتی اور دینی ودنیوی ترقیات کے لئے ٭ــ مکرم رشید احمد صاحب سیالٹ لندن اپنے داماد مکرم عبدالوحید صاحب جو بچگی کی تکلیف NON HED GRIN میں مبتلا ہیں کی کامل وعاجل شفایابی کے لئے ٭ــ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری قادیان اپنے برادر عزیز ۴۳

ضروری اعلان

جملہ صدر صاحبان وامیر جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ جن جن جماعتوں میں سیکرٹری رشتہ ناطہ کے عہدہ کے لئے انتخاب نہیں کروایا گیا ہے وہ جلد اس عہدے کے لئے انتخاب کرواکر دفتر ہذا سے منظوری حاصل کریں۔

(۲) :ــ ابھی تک کچھ جماعتوں میں عہدیداران جماعت احمدیہ کا انتخاب عمل میں نہیں آیا ان سب کی خدمت میں یاددہانیاں ارسال کردی گئی ہیں۔ لہٰذا ان جماعتوں کے صدر صاحبان کی خدمت میں اعلان ہذا کے ذریعہ دوبارہ یہ یاددہانی کروائی جارہی ہے کہ وہ جلد از جلد انتخاب کرواکر دفتر ہذا سے منظوری حاصل کریں۔

ناظر اعلیٰ قادیان

منظوری عہدیداران جماعتہائے احمدیہ بھارت

مئی ۱۹۸۳ء تا اپریل ۱۹۸۶ء

کانپور

صدر جماعت	مکرم الیس لطیف احمد وہرہ صاحب
نائب صدر	؍؍ حاجی محمد ظفر عالم صاحب
سیکرٹری مال	؍؍ محمد احمد صاحب سولیجہ
؍؍ تبلیغ وامام الصلوٰۃ	؍؍ محمد شفیع صاحب صدیقی
؍؍ امورِ عامہ	؍؍ منور احمد صاحب صدیقی
؍؍ ضیافت	؍؍ قمر عالم صاحب سولیجہ

بجھوپورہ

صدر جماعت	مکرم حاجی بشیر احمد صاحب (نامزد)
سیکرٹری مال	؍؍ خلیل احمد صاحب (نامزد)

جموں

صدر جماعت وسیکرٹری مال مکرم بابو محمد یوسف صاحب (نامزد)

ناظر اعلیٰ قادیان

کیسٹ تبلیغ وتربیت

کیسٹ کے ذریعہ تبلیغی وتربیتی کام بہت مفید طریق ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی سوال وجواب کی کیسٹ اور خطبات کی کیسٹ قادیان میں آتی رہتی ہیں۔ جن سے مزید کاپیاں بنانے اور پھر مناسب اور واجبی قیمت پر فروخت کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ جملہ صدر صاحبان ومبلغین کرام ان کیسٹ کو خریدنے اور احباب جماعت وغیر از جماعت احباب کو سنانے کا انتظام کریں۔ سوال وجواب کی مجالس منعقد کریں۔ اور ان میں یہ کیسٹ سنائی جائیں۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

۴۳ محمد طاہر احمد متعلم مدرسہ احمدیہ (جن کا مورخہ ۲/۱۲/۸۳ کو اپینڈیکس کا اپریشن ہوا تھا مگر زخم خراب ہو جانے کے سبب کافی تکلیف رہی) کی کامل وعاجل شفایابی کے لئے ٭ــ مکرم بشیر الدین احمد صاحب حیدرآباد سے عزیز احمد عبدالحنان حیدرآباد عزیز افتخار احمد دارنگل اور عزیزہ فریدہ بیگم سلمہا کی امتحان میٹرک میں نمایاں کامیابی کے لئے ٭ــ مکرم مشتاق احمد صاحب وانی آف اونہ گام (کشمیر) کی اہلیہ بعض نسوانی عوارض کی بنا پر سرینگر کے ہسپتال میں داخل ہیں۔ موصوف بغرض تحریک دُعا مختلف مدات میں اکاون روپے ادا کرکے اہلیہ کی کامل صحت وشفایابی کے لئے ٭ــ مکرم عبدالغنی صاحب لون آف ناصر آباد جن کو گذشتہ دنوں فالج کا حملہ ہوا تھا اب خدا کے فضل سے روبہ صحت ہیں کامل صحت وشفایابی کے لئے قارئین سے دُعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (ادارہ)

متقی کی پہچان یہ ہے کہ وہ اپنے خداداد رزق سے دین کی خدمت کرتا ہے!

ناظر بیت المال آمد قادیان

"الخیر کلّہٗ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

HE JANTA

PHONE: 23-9302

CARDBOARD BOX MFG. CO.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA -700072.

افضل الذکر لا الٰہ الا اللّٰہ

(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب :- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA - 700073.

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاح خلق کے لئے بھیجا گیا

("فتح اسلام" تصنیف حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی ہوٹل

نمبر ۵-۲-۲
حیدر آباد ۵۰۰۰۰۳

FOR BEAUTIFUL AND DURABLE RINGS OF

الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ

MADE OF PURE GOLD & SILVER
— AND —
ALL TIPES OF ORNAMENTS IN LATEST DESIGNES.

Please Contact:-

KASHMIR JEWELLERS.

OPPOSITE MASJID AQSA. QADIAN-143516.

تار کا پتہ :- ...
ٹیلیفون نمبر :- ...-5222
23-1552

آٹو ٹریڈرز

۱۶ - مینگولین - کلکتہ ۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM

برائے :- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر

SKF بال اور رولر ٹیپر بیرنگ کے ڈسٹری بیوٹر

ہر قسم کی ڈیزل اور پیٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں

AUTO TRADERS.

16 - MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001.

محبت سب کیلئے

نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش :- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ تپسیا روڈ کلکتہ - ۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS.

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

پرفیکٹ ٹریول ایڈز

PERFECT TRAVEL AIDS
D/No. 2/54 (1)
MAHADEVPET,
MADIKERI - 571201.
(KARNATAKA)

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES
17-A, RASOOL BUILDING.
MOHAMEDAN CROSS LANE
MADANPURA
BOMBAY -8.

ریگزین، فوم، چمڑے، جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ ...
بریف کیس، سکول بیگ، ایئر بیگ، ہینڈ بیگ (زنانہ ...)
اور بیلٹ کے مینوفیکچرس ...

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر، موٹر سائیکل، سکوٹرس کی خرید و فروخت، اور تبادلہ
کے لئے "آٹو ونگس" کی خدمات حاصل فرمایئے

آٹو ونگس

AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD.
C.I.T. COLONY.
MADRAS - 600004.
PHONE No. 76360

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

جانب :- احمدیہ مسلم مشن - ۲۰۵ نیو پارک سٹریٹ - کلکتہ - ۷۰۰۰۱۷ فون نمبر :- ۴۳۴۷۱۷

ارشادِ نبوی

"اَلدُّنْیَا سِجْنٌ لِلْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃٌ لِلْکَافِرِ۔"

(ترجمہ)

دنیا مومن کے لئے قید خانہ اور کافر کے لئے جنت ہے۔

محتاجِ دعا :- یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم :- "محسن کے لئے محبت اور بدخواہ کیلئے بغض کا جذبہ فطرت میں رکھا گیا ہے۔"

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام :- "غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ، تا قبول کئے جاؤ۔" (کشتی نوح)

پیشکش :-
محمد امان اختر - نیاز سلطانہ پارٹنرز

۳۲ - سیکنڈ مین روڈ
سی - آئی - ٹی کالونی
مدراس - ۶۰۰۰۰۴

مِلین موٹرس

ملفوظات حضرت مسیح پاک علیہ السلام

- بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو، نہ اُن کی تحقیر۔
- عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو، نہ خود نمائی سے اُن کی تذلیل۔
- امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو، نہ خود پسندی سے اُن پر تکبر۔

(از کشتی نوح)

M. MOOSA RAZA SAHEB & SONS

NO. 6, ALBERT VICTOR ROAD, FORT.
GRAM :- MOOSA RAZA
PHONE :- 605558.

BANGALORE - 2

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ - اسلام آباد کشمیر

محمد لک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد کشمیر

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی - اُوشا پنکھوں اور سلائی مشینوں کی سیل اور سروس

حیدر آباد میں

فون نمبر :- ۴۲۳۰۱

ریلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغا پورہ)

۴۸۷ - ۱ - ۱۶ سعید آباد - حیدر آباد (آندھرا پردیش)

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص۳۱)

فون نمبر ۴۲۹۱۶ — ٹیلیگرام : سٹار بون

سٹار بون مل اینڈ فرٹیلائزر کمپنی

سپلائرز :- کرشڈ بون - بون میل - بون سینیوس - ہارن ہوفس وغیرہ

(پتہ)

۲/۴/۲۲ عقب کاچیگوڑہ ریلوے سٹیشن حیدر آباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

"اپنی خلوت گاہوں کو ذکر الٰہی سے معمور کرو!"

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

AIR®

CALCUTTA-15.

کی :-
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!